النور والبہا لاسانید الحدیث
وسلاسل الاولیاء (۱۳۰۷ھ)
تصنیف
سراج السالکین سید شاہ ابوالحسین احمد نوری قدس سرہٗ
ترجمہ وتقدیم
علامہ ڈاکٹر ساحل شہسرامی
پی۔ ایچ۔ ڈی (علیگ)
عرشی کتاب گھر
۲۲-۶-۲۴۴، منڈی میر عالم، پتھر گٹی، حیدر آباد

النور والبہا لاسانید الحدیث و سلاسل الاولیاء (۱۳۰۷ھ)

تصنیف

سراج السالکین سید شاہ ابوالحسین احمد نوری قدس سرہٗ

ترجمہ و تقدیم

علامہ ڈاکٹر ساحل شہسرامی

پی ایچ ڈی (علیگ)

سلطان شیر شاہ سوری پبلی کیشنز، شہسرام

نام کتاب: .... النور والبہا لاسانید الحدیث وسلاسل الاولیاء ۱۳۰۷ھ
مصنف: .... سراج السالکین سید شاہ ابوالحسین احمد نوری قدس سرہٗ
ترجمہ وتقدیم: .... علامہ ساحل شہسرامی (علیگ)
کمپوزنگ: .... آفتاب احمد، کلاسک کمپیوٹر، چیمپین مارکٹ، علی گڑھ
سن اشاعت: ۱۴۳۱ھ/۲۰۱۰ء
زیر اہتمام: .... سلطان شیر شاہ سوری پبلی کیشنز، شہسرام
ناشر: .... عرشی کتاب گھر، حیدرآباد
صفحات: ۸۰
تعداد: ۱۱۰۰
قیمت: .... ۳۰؍روپے

ملنے کے پتے

- ادبی دنیا: ۳۹۹، مٹیا محل، جامع مسجد، دہلی-6
- سلطان شیر شاہ سوری پبلی کیشنز: شہسرام
- رضا اکیڈمی: محلّہ منڈی کشور خاں، شہسرام
- رضوی بک ڈپو: محلّہ مدار دروازہ، شہسرام-821115
- فاروقیہ بک ڈپو: C-425، مٹیا محل، جامع مسجد، دہلی-6
- مکتبہ خانہ امجدیہ: مٹیا محل، جامع مسجد، دہلی-6
- المجمع الاسلامی: ملت نگر، مبارک پور، اعظم گڑھ

شرفِ انتساب

سرکار نور کے سب سے چہیتے وخلیفہ

حضرت مفتی اعظم شاہ مصطفےٰ رضا نوری قدس سرہٗ

کی بارگاہِ قدس میں نذر گدایانہ

انہیں کے اس دعائیہ شعر کے ساتھ

فقط نسبت کا جیسا ہوں، حقیقی نوری ہو جاؤں

مجھے جو دیکھے کہہ اٹھے، میاں نوری میاں تم ہو

گدائے نوری

ساحل

فہرست مضامین

پہلا باب

دوسرا باب

تیسرا باب

تقریظ

امین ملت

پروفیسر سید محمد امین قادری برکاتی، علی گڑھ

سرکار نور سید شاہ ابوالحسین احمد نوری ملقب بہ میاں صاحب قدس سرہٗ خاندان برکات میں امتیازی شان کے بزرگ تھے۔ حضرت شاہ بوعلی قلندر پانی پتی قدس سرہٗ نے خانوادۂ برکات میں جن سات اقطاب کی بشارت دی تھی، میاں صاحب ان میں سے ایک تھے۔ آپ کے جد امجد خاتم الاکابر سید شاہ آل رسول احمدی قدس سرہٗ نے بنفس نفیس آپ کی تربیت فرمائی۔ جب میاں صاحب کی عمر مبارک سات سال تھی، جبھی سے ریاضتوں کے سلسلے شروع کرادئے تھے۔ حضرت خاتم الاکابر فرمایا کرتے:

"انہیں عیش و آرام سے کیا کام۔ یہ کچھ اور ہیں اور انہیں کچھ اور ہونا ہے"

اپنے زمانے کے جید علمائے کرام سے علوم ظاہری کی تکمیل فرمائی، ریاضت وسلوک کی ساری منزلیں جد امجد حضرت خاتم الاکابر قدس سرہٗ نے طے کرائیں۔ حضرت میاں صاحب نے جیسا مجاہدہ کیا، وہ اپنی مثال آپ تھا۔ آپ نے صلوٰۃ معکوس کا مدتوں عمل رکھا جو کنوئیں میں سر کے بل لٹک کر پڑھی جاتی ہے۔ علم جفر، علم تکسیر اور علم دعوت میں آپ کو ید طولیٰ حاصل حاصل تھا۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری برکاتی قدس سرہٗ نے ان علوم میں آپ سے استفادہ کیا ہے۔

سرکار نور سید شاہ ابوالحسین احمد نوری ملقب بہ میاں صاحب قدس سرہٗ نے

کثیر تعداد میں کتابیں بھی تصنیف فرمائیں۔ شعر و سخن سے بھی ذوق تھا تخیل نوری کے نام سے آپ کا مجموعہ کلام شائع ہو چکا ہے۔ اس فقیر برکاتی نے ۱۹۸۶ میں حضرت میاں صاحب کی تصوف میں بے مثل فارسی تصنیف ''سراج العوارف فی الوصایا والمعارف'' کا اردو ترجمہ کیا تھا جو متعدد بار شائع ہوا۔ میری گذارش پر حضرت میاں صاحب کی دستاویزی عربی تصنیف ''النور والبہا'' کا اردو ترجمہ عزیزم مولانا ارشاد احمد رضوی ساحل شہسرامی [علیگ] نے کیا اور خوب کیا۔ خانقاہ برکاتیہ میں پہلے خلافت نامے اسی کتاب مستطاب کی پشت پر لکھ کر دئے جاتے تھے۔

اس مبارک کتاب میں حضرت میاں صاحب نے قرآن حکیم، صحاح ستہ، مصافحات و سلسلات، حرز یمانی، دلائل الخیرات، حصن حصین وغیرہ فنون اور کتب کی حاصل شدہ اسناد و اجازات اور تیرہ سلاسل طریقت کی تفصیلات درج فرمائی ہیں جن کی اجازتیں انہیں حاصل تھیں۔ اعلیٰ حضرت احمد رضا قادری برکاتی قدس سرہٗ نے اس کتاب پر کہیں کہیں وضاحتی حاشیے تحریر فرمائے ہیں۔ مولانا ارشاد صاحب نے کتاب اور حواشی کا شاندار رواں دواں اسلوب میں ترجمہ کیا ہے اور خود بھی چند جگہوں پر وضاحتی نوٹس کا اضافہ کیا ہے۔

مولیٰ تبارک تعالیٰ سے دعا ہے کہ مترجم کی یہ کاوش دربار الٰہی میں مقبول ہو اور ان کے لیے ذخیرۂ آخرت اور ترقی درجات کا سامان بنے آمین بجاہ النبی الامین علیہ اکرام الصلوٰۃ وافضل التسلیم۔

فقیر برکاتی

سید محمد امین قادری برکاتی

سجادہ نشین خانقاہ برکاتیہ، مارہرہ مطہرہ، ضلع ایٹہ۔ یوپی

تقدیم

ساحل شہسرامی (علیگ)

سراج العارفین سیدنا شاہ ابوالحسین احمد نوری قدس سرہٗ گرامی اسلاف کے کمالاتی آئینہ تھے۔ بہت شفاف، صاف ستھرا اور چمکتا دمکتا آئینہ۔ آپ کی ولادت مبارکہ ۱۹؍شوال المکرم ۱۲۵۵ھ/ ۲۶؍دسمبر ۱۸۳۹ء بروز پنجشنبہ ہوئی۔ تاریخی نام مظہر علی اور عرفیت میاں صاحب تھی۔ آپ کے والد ماجد سید شاہ ظہور حسن قدس سرہٗ، حضرت خاتم الاکابر سید شاہ آل رسول احمدی قدس سرہٗ کے بڑے صاحبزادے ہیں۔

آپ کا سلسلۂ نسب یہ ہے:

(۱) سید ابوالحسین احمد نوری ابن (۲) سید ظہور حسن ابن (۳) سید شاہ آل رسول ابن (۴) سید شاہ آل برکات ستھرے میاں ابن (۵) سید شاہ حمزہ ابن (۶) سید شاہ آل محمد ابن (۷) سید شاہ برکت اللہ ابن (۸) سید شاہ اویس ابن (۹) سید شاہ عبدالجلیل ابن (۱۰) سید میر عبدالواحد بلگرامی ابن (۱۱) سید ابراہیم ابن (۱۲) سید قطب الدین ابن (۱۳) سید ماہ رو ابن (۱۴) سید بڈھ ابن (۱۵) سید کمال ابن (۱۶) سید قاسم ابن (۱۷) سید حسن ابن (۱۸) سید نصیر ابن (۱۹) سید حسین ابن (۲۰) سید عمر ابن (۲۱) سید محمد صغریٰ ابن (۲۲) سید علی ابن (۲۳) سید حسین ابن (۲۴) سید ابوالفرح ثانی ابن (۲۵) سید ابوفراس ابن (۲۶) سید ابوالفرح واسطی ابن (۲۷) سید داؤد ابن (۲۸) سید حسین ابن (۲۹) سید یحییٰ ابن (۳۰) سید زید ثالث ابن (۳۱) سید عمر ابن (۳۲) سید زید ثانی ابن (۳۳) سید علی عراقی ابن

(۳۴) سید حسین ابن (۳۵) سید علی ابن (۳۶) سید محمد ابن (۳۷) سید عیسیٰ ملقب بہ موتم الاشبال ابن (۳۸) سید امام زید شہید ابن (۳۹) امام زین العابدین ابن (۴۰) امام حسین شہید کربلا ابن (۴۱) امام علی مرتضیٰ زوج (۴۲) سیدۃ النساء، بتول زہرا فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین بنت (۴۳) سید العالمین، خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم وسلم۔

سرکار نور کی ابتدائی تعلیم خاندانی مکتب میں ہوئی پھر اکابر خاندان خصوصاً حضور خاتم الاکابر کے زیر تربیت رہے اور دیگر کثیر اساتذہ سے بھی ظاہری علوم میں استفادہ فرمایا۔

مخدوم گرامی سید شاہ آل رسول حسنین میاں نظمی تحریر فرماتے ہیں:

''سرکار نور کا سن شریف ڈھائی سال کا تھا کہ حضور کی والدہ ماجدہ نے انتقال فرمایا اور آپ کی پرورش و کفالت دادی حضور بی بی صاحبہ نثار فاطمہ اور دادا حضرت شاہ آلِ رسول قدست اسرارہم نے اپنے ذمے لے لی۔ صرف ایک یہی ذات نوری تھی جن کی تربیت و تکمیل کا اہتمام خاتم الاکابر قدس سرہٗ نے خود برداشت فرمایا تھا۔ جگر کے ٹکڑے کو ہر وقت پیش نظر رکھتے۔ شب و روز باتوں باتوں میں تعلیم و تلقین فرماتے۔

میاں صاحب کا گیارہواں سال تھا کہ والد ماجد شاہ ظہور حسن نے ۲۶ ر جمادی الاولیٰ ۱۲۶۶ھ کو دھاری (کاٹھیاواڑ) میں انتقال فرمایا۔ اس وقت جد مکرم حضور خاتم الاکابر قدس سرہٗ نے مجاہداتِ سلوک و ریاضات طریقت شروع کرا دیں۔ حضور خاتم الاکابر فرماتے:

ان کو عیش و آرام سے کیا کام، یہ کچھ اور ہیں اور ان کو کچھ اور ہونا ہے۔ یہ سات اقطاب میں سے ایک قطب ہیں، جن کی بشارت حضرت بو علی شاہ قلندر پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت شاہ بدیع الدین قطب مدار رحمۃ اللہ علیہ نے دی ہے اور یہی اس سلسلۂ بشارت کے خاتم ہیں۔

خود سرکار نور قدس سرہٗ، کی فطری قابلیت قابل ستائش تھی کہ ہر بات سے ایک عمدہ نتیجہ اخذ فرماتے خصوصاً اپنے جدّ اکرم پیرومرشد قدس سرہٗ کے عادات واقوال میں نہایت غور فرماتے اور اشارات میں ہدایات کا سبق حاصل فرماتے۔ نہ سرکار نور کے سوال وطلب و تعطش میں کمی ہوتی تھی، نہ خاتم الاکابر تعلیم وتربیت میں توقف فرماتے تھے۔ (مقدمہ سراج العوارف ص ۷-۸)

باطنی علوم میں اپنے جدامجد حضور خاتم الاکابر سید شاہ آل رسول احمدی قدس سرہٗ کے منت کش رہے۔ آپ کے علاوہ سید شاہ غلام محی الدین، مفتی سید عین الحق بلگرامی، شاہ شمس الحق عرف تنکا شاہ، مولانا احمد حسن مرادآبادی اور حافظ شاہ علی حسن مرادآبادی سے اورادواذکار وغیرہ کی اجازتیں حاصل تھیں۔

ان بزرگوں کے علاوہ بہت عالی بارگاہوں کا اویسی فیضان بھی آپ کو حاصل تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ کرم سے آپ پر خصوصی نوازشات رہیں۔ بارہا خواب میں زیارت کی دولت نصیب ہوئی اور مصافحہ ومعانقہ، ہم دست بیعت اور آغوش نبوت میں جابیٹھنے کی اعلیٰ سعادتیں بھی حاصل ہوئیں۔ رحمت عالم، نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبتوں بھری گرانمایہ نوازشات کے ساتھ ساتھ سیدنا موسیٰ علیہ السلام، سیدنا سلیمان علیہ السلام، سیدنا عیسیٰ علیہ السلام، امیر المومنین سیدنا علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم، سید الشہداء سیدنا امام حسین، غوث الثقلین محبوب سبحانی سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی، سیدنا ذوالنون مصری، سیدنا خواجہ عثمان ہارونی، سلطان الہند خواجۂ خواجگان سیدنا معین الدین چشتی سنجری اجمیری اور جملہ خاندانی اکابر سیدنا میر عبدالواحد بلگرامی سے لے کر ابوالفضل شمس الدین سیدنا آلِ احمد اچھے میاں رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین تک سبھی بزرگوں کی روحانی عنایات سے شادکام رہے۔ ان اعلیٰ نوازشات کی بدولت آپ کی ذات کریم، کمالات ومحاسن کا شاداب گلستاں اور خصائص وامتیازات کی کان بدخشاں بن کر ابھری۔

مخدوم گرامی سید شاہ آل رسول حسنین میاں نظمی مارہروی دامت برکاتہم القدسیہ سرکار نور کی جامعیت پہ روشنی ڈالتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:

''حضرت جلیل البرکت، نورالعارفین، سلالۃ الواصلین، جدنا الامجد حضور پر نور مولانا مولوی سید شاہ ابوالحسین احمد نوری میاں صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ عنّا، خاندان برکاتیہ مارہرویہ کے لئے رب تبارک وتعالیٰ کی نعمتوں میں سے ایک نعمت تھے۔ استغنا میں حضور صاحب البرکات سیدنا شاہ برکت اللہ قدس سرہٗ کا رنگ، تربیت وسلوک میں استاذ المحققین سیدنا شاہ آل محمد قدس سرہٗ کی شان، معلومات ووسعت نظر میں حضرت اسد العارفین سیدنا شاہ حمزہ قدس سرہٗ کا پرتو، ایثار وعطا اور حاجت روائی مخلوق میں حضرت برکات ثانی سیدنا شاہ حقانی قدس سرہٗ کا انداز، تصرف وحکومت میں حضور شمس العارفین سیدنا شاہ ابوالفضل آل احمد اچھے میاں صاحب قدس سرہٗ کی یادگار، مہمان نوازی اور سخاوت میں حضور سیدنا شاہ آل برکات ستھرے میاں صاحب قدس سرہٗ کا نمونہ، ستر حال واخفاء کمال واتباع سنت واجتناب بدعت میں حضور خاتم الاکابر سیدنا شاہ آل رسول قدس سرہٗ کے خلف الصدق، غرض ذات والا عجب مجموعۂ کمالات تھی''(سراج العوارف، ص ۷)

علوم وفنون کی تعلیم، مریدین وفقرا کی تربیت، اورادووظائف کی پابندی، تلاوت قرآن حکیم سے شغف، حاجت روائی خلق اور بوقت ضرورت کتب ورسائل کی تالیف نے آپ کے اوقات حیات کا احاطہ کر رکھا تھا۔ طبیعت سادہ اور مرنجاں مرنج پائی تھی۔ ظرافت، کشادہ روئی اور خندہ دلی آپ کے اوصاف کا غازہ تھی، دل شکنی سے مکمل احتراز تھا۔ سخاوت میں بزرگوں کی شان پائی تھی، کوئی سائل در سے خالی ہاتھ نہ لوٹتا۔ آپ دوسروں کو بھی سخاوت کی تلقین کرتے۔ ارشاد گرامی تھا:

''بخیل کی صحبت سے بچنا چاہئے اور ان سے بچنے کی عمدہ تدبیر یہ ہے کہ ان سے کوئی مالی فرمائش کردی جائے، وہ خود دوبارہ قریب نہ پھٹکیں گے''۔

آپ کے دربار میں غربا وفقرا کا ازدحام رہتا۔ غریبوں سے آپ کو خاص انس تھا، اسی لئے انہیں ہر معاملے میں امیروں پر ترجیح دیتے۔

(۱) العسل المصفیٰ فی عقائد ارباب سنۃ المصطفیٰ (علیہ التحیۃ والثنا) (عقائد) (۲) سوال وجواب (ردتفضیلیہ) (۳) اشتہار نوری (ردندوہ) (۴) تحقیق التراویح (ردغیر مقلدین) (۵) دلیل الیقین من کلمات العارفین (ردتفضیلیہ) (۶) عقیدۂ اہل سنت نسبت محاربین جمل وصفین ونہروان (ردخوارج) (۷) لطائف طریقت کشف القبور (تصوف) (۸) النور والبہاء لاسانید الحدیث وسلاسل الاولیاء (عربی) (۹) سراج العوارف فی الوصایا والمعارف (تصوف/ فارسی) (۱۰) الجفر (۱۱) النجوم (۱۲) تخییل نوری (دیوانِ شعر) (۱۳) صلوٰۃ غوثیہ (۱۴) صلوٰۃ معینیہ (۱۵) مجموعۂ اسمائے عالیہ (۱۶) صلوۃ نقشبندیہ (۱۷) صلوٰۃ صابریہ (۱۸) صلوٰۃ ابوالعلائیہ (۱۹) صلوٰۃ مداریہ (۲۰) الصلوٰۃ المرضیہ للفقراء المارہرویہ (۲۱) صلوٰۃ الاقرباء (۲۲) اسرار کابر برکاتیہ (۲۳) مجموعہ ہائے اعمال واشغال، سرکار نور کی گرامی تصانیف ہیں جو وقتاً فوقتاً حسب ضرورت معرض تحریر میں آئیں ورنہ سرکار نور کو تصنیف سے کوئی خاص دلچسپی نہ تھی۔

سرکار نور کے علمی اور روحانی مراتب بہت بلند تھے۔ آپ کے اوراق حیات اور گرامی تصانیف اس بات کی بہترین شاہد ہیں۔ عربی، فارسی، اردو، ہندی زبانوں پہ مکمل دسترس تھی۔ کتاب وسنت اور ان سے متعلقہ علوم پہ گہری نگاہ تھی۔ نادر علوم جیسے علم جفر، نجوم، تکسیر اور ریاضی میں کمال تھا۔ امام احمد رضا جیسے عبقری نے ان علوم میں آپ سے استفادہ کیا ہے۔ شعر وسخن سے بھی تعلق خاطر تھا، اس لئے بڑے بلند پایہ اشعار آپ نے کہے ہیں۔ آپ کے مجموعۂ کلام "تخییل نوری" میں عربی، فارسی کے ایسے عمدہ اشعار ملتے ہیں کہ اہل زبان ہونے کا گمان ہوتا ہے۔ اردو اور ہندی زبانیں تو آپ کی جاگیر ٹھہریں، ان کے استعمال کی دلکشی کا کیا پوچھنا۔ تینوں زبان کے چند

اشعار دیکھیں، کیسی شستہ زبان استعمال کی گئی ہے۔ سرکار نور فرماتے ہیں:

صالت علی نوائب لوانّها — صالت علی الافلاك صرن اراضیا
جالت الیّ نوازل لوانّها — جالت الی العمران صرن بوادیا
فارحم عبیدك یا رحیم و جدلهٗ — فضلاً بان یلقاك فی الغد راضیا

دائما شورش دل مخفی و پنہاں کردم — ملک رادل بہ تمنائے تو ویراں کو دم
فرقتت گرچہ زمن تاب وتواں بردولے — شکر للّٰہ کہ جاں را بتو قرباں کردم
پارہائے جگرم رفت بہ سیلاب سرشک — چومن از دیدۂ دل بارش باراں کردم
نور جانے دگرے یافتم از رحمت او — جانِ خوش را چو نثار شہِ جیلاں کردم

جوردشمن کی نہ تو فریاد کر — اے دل مضطر خدا کو یاد کر
دل شکستوں کو دکھا اپنا جمال — کچھ تو ٹوٹے حال میں امداد کر
بس معاف اے عشق جی گھبرا گیا — اپنا بندہ جان کر آزاد کر
اک نظر گلشن دکھا لا پھر ہمیں — اس قدر تکلیف اے صیاد کر
اے جمالِ عارضِ تابانِ یار — نورؔ کا دل نور سے آباد کر

''النور والبہاء لاسانید الحدیث وسلاسل الاولیاء'' (۱۳۰۷ھ) قرآن حکیم، حدیث پاک، اوراد و اذکار اور سلاسل طریقت کی سندوں کا مجموعہ ہے۔ یہ گرانمایہ سرمائے کن رجال اسلام کے توسط سے آپ تک پہنچے، ان کی تفصیل اس میں ملتی ہے۔ اس موضوع پر دیگر بزرگوں نے بھی کتابیں تصنیف فرمائی ہیں جن میں شاہ ولی اللہ دہلوی کی کتب مسلسلات کی سند اجازت خود اسی کتاب میں موجود ہے۔ اس نوری تصنیف میں بخاری شریف، مسلم شریف، موطا امام مالک، جامع ترمذی، سنن ابوداؤد، سنن نسائی، سنن ابن ماجہ، حصن حصین، دلائل الخیرات، اسماء اربعینیہ، حرز یمانی، حزب

البحر، حدیث مسلسل بالاولیۃ، حدیث مسلسل بالاضافۃ، حدیث مسلسل بالمصافحہ، مصافحۂ جنیہ، مصافحہ خضریہ، مصافحہ معمریہ، مصافحہ منامیہ، تسبیح زہراء، رسائل ولی اللہ اور سلاسل طریقت، قادریہ، چشتیہ، سہروردیہ، نقشبندیہ، بدیعیہ، علویہ منامیہ کی اجازتیں اور سندیں یکجا کردی گئی ہیں۔

خانقاہ عالیہ قادریہ برکاتیہ میں دو کتابیں معمول بہا رہتی ہیں۔ سیدنا میر عبدالواحد بلگرامی قدس سرہٗ کی سبع سنابل شریف ایمان اور عمل کے لئے معیار کی حیثیت رکھتی ہے اور سرکار نور کی النوروالبہا خلافت نامے کی سند کی حیثیت سے متعارف ہے۔ پہلے اسی کتاب کی پشت یا سرورق پر خلافت نامے لکھ کر دیئے جاتے تھے۔ خود میرے سامنے اس کے دو نسخے ہیں۔ پہلے کے سرورق پر سرکار نور کے دست مبارک سے حضرت مولانا خلیل احمد خاں برکاتی مارہروی علیہ الرحمہ کی سند خلافت تحریر ہے اور دوسرے نسخے کے اخیر میں سرکار مفتی اعظم کا حضرت فقیہ اعظم ہند علامہ مفتی شریف الحق امجدی علیہ الرحمہ کے نام خلافت نامہ تحریر ہے۔ چونکہ یہ کتاب عربی زبان میں تھی، اس لئے اس کی اہمیت کے پیش نظر صاحب سجادہ مخدوم گرامی امین ملت پروفیسر سید شاہ محمد امین قادری برکاتی دامت برکاتہم القدسیہ نے احقر کو حکم دیا کہ تم اس کا ترجمہ کردو۔ میں نے اپنی سعادت سمجھتے ہوئے اس گرامی حکم کی تعمیل کی جانب توجہ کی۔ بفضلہٖ تعالیٰ سرکار نور کی روحانی توجہات کی بدولت چند دنوں میں یہ ترجمہ پایۂ تکمیل کو پہنچا۔ میں نے ترجمے میں معتدل راہ اختیار کی ہے۔ نہ مکمل لفظوں کی گرفت میں رہا اور نہ مطلق آزاد۔ ''حدثنا'' کے ترجمے کی تکرار اردو داں قاری کے لئے ذرا بوجھل ہوتی، اس لئے اس کی جگہ شماریاتی انداز اپنایا گیا۔ ترجمے کو عام فہم اور سلیس بنانے کے لئے اور بھی کچھ مختصر تصرفات کئے گئے ہیں لیکن متن کی رعایت مکمل طور سے ملحوظ رکھی گئی ہے۔ البتہ کہیں کہیں تشریحی حاشیوں کا اضافہ اپنی چیز ہے۔ اس کتاب پر چشم و چراغ خاندان برکات، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری برکاتی قدس سرہٗ کے

گراں قدر حواشی بھی تھے۔ان کے ترجمے کو قوسین میں کر کے صفحات کے درمیان ہی رکھا گیا تا کہ قاری کو ''تارنگاہ'' کا تسلسل توڑنا پڑے۔حاشیہ جاتی عبارت کی جانب عام نگاہیں کم ہی اٹھتی ہیں لیکن سطروں کے درمیان رہنے والی عبارت سے نگاہ بچا کر نکل جانا ذرا مشکل ہوتا ہے۔

سرکار نور نے اس کتاب کے اخیر میں اپنا مبارک سلسلۂ نسب بھی تحریر فرمایا ہے۔پہلے ارادہ تھا کہ اسے کتاب کے شروع میں لے آؤں گا لیکن اب اسی مقدمے میں اسے شامل کیا جا رہا ہے۔مولیٰ تعالیٰ اس مختصر سی کاوش کو قبول فرمائے اور اس گناہگار کی نجات کا ذریعہ بنائے۔آمین بجاہ النبی الامین علیہ اکرم الصلوٰۃ و افضل التسلیم!

ساحل شہسرامی
۲؍محرم الحرام ۱۴۲۳ھ/
۱۷؍مارچ ۲۰۰۲ء شنبہ، ایک بجے دن

ساحل شہسرامی ـــــــ ایک تعارف

☆ قلمی نام : ساحل شہسرامی (علیگ)

☆ نام : ارشاد احمد رضوی

☆ ولدیت : جناب اشفاق احمد برکاتی ولد وصی احمد حبیبی

☆ مستقل پتہ : کاشانۂ برکات رضا۔ وصی منزل محلّہ مدار دروازہ، شہسرام
821115

E-mail: r.sahil27@gmail. com
sshl27@rediffmail.com

☆ تعلیمی نسبتیں : ضیائی، مصباحی، علیگ

☆ بیعت طلب : احسن العلما سید شاہ مصطفیٰ حیدر حسن قادری برکاتی قدس سرہ

☆ بیعت ارادت : تاج الشریعہ قاضی القضاۃ علامہ اختر رضا قادری ازہری دام ظلہ

☆ اجازت و خلافت ☆ مخدوم ملت حضرت مولانا سید اویس مصطفےٰ واسطی، بلگرام شریف
☆ حضرت مولانا سید سبطین حیدر قادری برکاتی، مارہرہ مطہرہ

☆ تعلیمی اسناد : عالمیت، فضیلت، تخصص فی الفقہ الحنفی، قرأت حفص، قرأت سبعہ [جامعہ اشرفیہ، مبارک پور] ایم اے، پی ایچ ڈی، عربی [علی گڑھ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ] الٰہ آباد عربی فارسی بورڈ، بہار مدرسہ بورڈ اور جامعہ اردو کی جملہ اسناد۔

☆ تعلیمی اور رفاہی خدمات : ☆ سابق لکچرار و نائب مفتی جامعہ اشرفیہ، مبارکپور
☆ سابق ممبر، مجلس شرعی، جامعہ اشرفیہ، مبارکپور
☆ ایڈیٹر: سالنامہ اہلِ سنت کی آواز، خانقاہ برکاتیہ، مارہرہ مطہرہ
☆ دینی مجلس شہسرام [ہفت روزہ علمی و دینی نشست] کی ۱۹۹۷ء میں تاسیس

☆ زبان دانی : اُردو، عربی، فارسی، ہندی، انگریزی

☆ فتاویٰ : تقریباً ایک ہزار فتاویٰ جو فقیہ اعظم ہند علامہ محمد شریف الحق امجدی علیہ الرحمہ کی تصدیقات سے مزین ہیں۔

☆ مشق سخن : نعت و مناقب - پچاس سے زائد

تصانیف:

(۱) خاندان برکات کی علمی اور ادبی خدمات — مطبوعہ

(۲) تبرکات خاندان برکات — مطبوعہ

(۳) تصانیف خاندان برکات — مطبوعہ

(۴) شاہ حقانی کا اردو ترجمہ و تفسیر قرآن -ایک تنقیدی و تحقیقی جائزہ — مطبوعہ

یہ کتاب امین ملت پروفیسر سید محمد امین قادری برکاتی دامت برکاتہم القدسیہ کی سرپرستی اور شراکت میں تصنیف ہوئی

(۵) مولانا سید غیاث الدین حسن شریفی رضوی- حیات اور شاعری — مطبوعہ

(۶) تاریخ ولادت نبوی — غیر مطبوعہ

(۷) حضرات محدثین کے اخلاق کریمانہ — غیر مطبوعہ

(۸) خواجۂ ہند کی صوفیانہ شاعری — غیر مطبوعہ

(۹) مخدوم سمنانی کے علمی آثار — غیر مطبوعہ

(۱۰) قطب الاقطاب دیوان محمد رشید مصطفیٰ عثمانی -حیات و افکار — غیر مطبوعہ

(۱۱) امام احمد رضا اور شہسرام — غیر مطبوعہ

(۱۲) مفتی اعظم — غیر مطبوعہ

(۱۳) صدر الشریعہ — غیر مطبوعہ

(۱۴) ملک العلما — مطبوعہ

(۱۵) شدھی تحریک اور حضرت صدر الافاضل — غیر مطبوعہ

(۱۶) حافظ ملت — غیر مطبوعہ

(۱۷) شارح بخاری — غیر مطبوعہ

(۱۸) حضرت صادق شہسرامی- حیات اور شاعری — مطبوعہ
(۱۹) حکیم الاسلام مفتی مظفراحمد قادری برکاتی - حیات اور خدمات — مطبوعہ
(۲۰) متنبی - ایک خصوصی مطالعہ — مطبوعہ
(۲۱) عرفان عرب (زمانۂ جاہلیت سے لے کر دور حاضر تک کے عربی ادب کی تاریخ اور ایم اے عربی کی نصابی نظموں کا اردو ترجمہ) — مطبوعہ
(۲۲) مساھمۃ العلامۃ فضل حق الخیرآبادی فی الدراسات الاسلامیۃ والفلسفیۃ (پی ایچ ڈی کا عربی مقالہ) — غیر مطبوعہ
(۲۳) دائرہ قادریہ- بلگرام شریف — مطبوعہ
(۲۴) صاحب عرس قاسمی — مطبوعہ
(۲۵) اسد العارفین سید شاہ محمد حمزہ عینی قدس سرہ — غیر مطبوعہ

تراجم:

(۱) کاشف الاستار- اسد العارفین سید شاہ محمد حمزہ عینی مارہروی — زیر طبع
(۲) النور والبہا لاسانید الحدیث وسلاسل الاولیا (۱۳۰۷ھ) سراج العارفین سید شاہ ابوالحسین احمد نوری — زیر طبع
(۳) وجود العاشقین- حضرت خواجہ سید محمد بندہ گیسو دراز — غیر مطبوعہ
(۴) منبع الانساب، سید معین الحق، جھونسوی الہ آبادی — زیر طبع
(۵) وفیات الاعلام، سید شاہ خوب اللہ الہ آبادی — زیر تکمیل

مرتبات:

(۱) مقالات شارح بخاری (۳ر جلدیں، تقریباً پندرہ سو صفحات) — مطبوعہ
(۲) اسلام کا نظریہ موت- ملک العلماء علامہ ظفر الدین رضوی — مطبوعہ
(۳) فتاویٰ ملک العلماء — مطبوعہ
(۴) تحفۂ حجاز [ردسحر اور دشمنوں کے شر سے حفاظت کے لئے اوراد کا مجموعہ] — مطبوعہ
(۵) اوراد قادریہ — زیر طبع

مقالات:

۱- آم اور خربوزے کا مناظرہ۔ صفحات: ۷۔ ۲۳ر جمادی الآخر ۱۴۲۱ھ/ ۵ ستمبر ۱۹۹۹ء- ماہنامہ اشرفیہ میں شائع ہوا۔
۲- اظہار حقیقت۔ ص ۵۔ ۴ر رمضان ۱۴۲۳ھ رنومبر ۲۰۰۲ء سہ شنبہ۔
۳- اعضا کی پیوند کاری، صحیفۂ مجلس شرعی مبارک پور جلد دوم میں شائع ہوا۔
۴- امام احمد رضا اور شہسرام۔ صفحات ۳۱۔ ۱۸ر ربیع الثانی ۱۴۱۸ھ ر ۲۳ر اگست ۱۹۹۷ء۔
۵- امام اعظم اور علم حدیث (عربی) تقریباً ۵۰ ر صفحات۔
۶- پیکر جمیل [حضور مفتی اعظم قدس سرہٗ] پیغام رضا، بمبئی میں شائع ہوا۔
۷- تاریخ ولادت نبوی۔ ایک تحقیقی جائزہ۔ صفحات ۲۶۔ ۲۸ رمضان ۱۴۱۹ھ/ ۱۷ر جنوری ۱۹۹۹ء۔ اہل سنت کی آواز مارہرہ مطہرہ کے گوشۂ مصطفیٰ جان رحمت ۲۰۰۶ء میں شائع ہوا۔
۸- تبرکات خاندان برکات۔ صفحات: ۱۲۔ اہل سنت کی آواز میں شائع ہوا۔ کراچی سے کتابچے کی شکل میں بھی شائع ہوا۔
۹- جشن میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کار وایاتی تسلسل اور تقاضے۔ صفحات ۹۔ ۱۳ر ربیع الاول ۱۴۱۶ھ ر ۱۱ر اگست ۱۹۹۵ء۔
۱۰- حافظ ملت - ایک شخصیاتی تجزیہ۔ صفحات: ۱۰۔ رجب ۱۴۱۶ھ/ دسمبر ۱۹۹۵ء۔ ماہنامہ اشرفیہ میں شائع ہوا۔
۱۱- حافظ ملت کی چند تاثراتی تحریریں۔ صفحات: ۱۳- ۱۲ر اگست ۱۹۹۹ء۔ ماہنامہ اشرفیہ میں شائع ہوا۔
۱۲- حافظ ملت کی چند تقریظات۔ صفحات: ۶- ۴، جمادی الاولیٰ ۱۴۱۹ھ/ ۲۸ر اگست ۱۹۹۸ء۔ ماہنامہ اشرفیہ میں شائع ہوا۔
۱۳- حسان پاکستان - اعظم چشتی۔ ص ۶- ۱۰ر جمادی الآخر ۱۴۲۱ھ۔ ۱۰ر ستمبر ۲۰۰۰ء دو شنبہ۔ ماہنامہ اشرفیہ، جام نور وغیرہ میں شائع ہوا۔
۱۴- حضرت شارح بخاری کے مناظرے۔ صفحات: ۴۸۔ ماہنامہ کنز الایمان دہلی، شارح بخاری نمبر میں شائع ہوا۔
۱۵- حضرت ملک العلما اور علمائے شہسرام، ماہنامہ جہان رضا لاہور، جون ۱۹۹۹ء میں شائع ہوا۔
۱۶- خاندان برکات کا اجمالی تعارف۔ صفحات: ۳- ۵- جمادی الآخر ۱۴۲۱ھ/ ۵ ستمبر ۲۰۰۰ء۔
۱۷- خاندان برکات کی تصانیف - ایک نظر میں۔ صفحات ۷۔ کراچی سے کتابچے کی شکل میں شائع ہوا۔
۱۸- خواجۂ ہند کی صوفیانہ شاعری ۱۲ر شوال ۱۴۱۹ھ ر ۳۱ جنوری ۱۹۹۹ء یکشنبہ۔ اہل سنت کی آواز کے گوشۂ خواجہ غریب نواز ۲۰۰۸ء میں شائع ہوا۔ صفحات ۳۱۔
۱۹- دار المطالعہ اہل سنت ایک تعارف۔ صفحات۔ ۵۔ کتابچے کی شکل میں شائع ہوا۔
۲۰- دینی مدارس میں سائنسی نصاب کی شمولیت۔ صفحات: ۵- ۲۹ جون ۱۹۹۴ء۔ علی گڑھ سیمینار میں پیش ہوا اور ماہنامہ تہذیب الاخلاق میں شائع ہوا۔

۲۱- ذکر جمیل [حضرت احسن العلماء سید شاہ مصطفیٰ حیدر حسن قدس سرہٗ] سانحۂ ارتحال پر تاثراتی تحریر جو اہل سنت کی آواز مارہرہ مطہرہ ۱۹۹۵ء میں شائع ہوئی۔

۲۲- سید الشہدا حضرت امام حسین اور حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ ص ۸۔ سالنامہ اہل سنت کی آواز کے گوشۂ غوث اعظم میں شائع ہوا۔

۲۳- سامان بخشش میں تذکیر نفس کا پہلو۔ صفحات: ۷۔ ۲۱ ربیع الآخر ۱۴۱۷ھ/ ۶ ستمبر ۱۹۹۶ء جمعہ۔ ماہنامہ اشرفیہ میں شائع ہوا۔

۲۴- شب برات کے فضائل و اعمال۔ صفحات: ۴- ۲۵ شعبان ۱۴۱۹ھ/۱۵ دسمبر ۱۹۹۸ء۔ فولڈر کی شکل میں شائع ہوا۔

۲۵- شدھی تحریک۔ ماہنامہ تہذیب الاخلاق علی گڑھ میں شائع ہوا۔

۲۶- شعر اشرف- بہاروں کا استعارہ۔ ص ۹۔ ماہنامہ جام نور دہلی میں شائع ہوا۔

۲۷- شمالی ہندوستان کی مرکزی قادری خانقاہ- خانقاہ برکاتیہ۔ ص، ۱۰/ ۲۰۰۷ء۔ سالنامہ اہل سنت کی آواز مارہرہ مطہرہ میں شائع ہوا۔

۲۸- صاحب غیاث الطالبین- چشتیت اور قادریت کے حسین سنگم۔ ص ۶- ۱۷ رمضان المبارک ۱۴۲۵ھ/ ۲۲ اکتوبر ۲۰۰۶ء یکشنبہ۔ ماہنامہ ماہ نور دہلی میں شائع ہوا۔

۲۹- صدر الشریعہ کا باطنی سفر صفحات: ۲۷۔ ۱۹ صفر ۱۴۱۶ھ/ ۱۹ جولائی ۱۹۹۵ء چہار شنبہ۔ مجلہ صدر الشریعہ- حیات و خدمات، گھوسی میں شائع ہوا۔

۳۰- صدر الشریعہ کا تفقہ ایک ضمیمہ جاتی رسالہ کی روشنی میں۔ صفحات: ۶۔ ۲ محرم ۱۴۱۶ھ/ ۲ جون ۱۹۹۵ء۔ صدر الشریعہ۔ حیات و خدمات میں شامل ہے۔

۳۱- صدر الشریعہ کے عہد کا سیاسی ماحول۔ صفحات ۱۹۔ صدر الشریعہ- حیات و خدمات میں شامل ہے۔

۳۲- صدر الشریعہ کی نثر نگاری۔ صفحات: ۵- ۱۰ مارچ ۱۹۹۷ء۔ صدر الشریعہ حیات و خدمات میں شامل ہے۔

۳۳- صدر العلماء کے ممتاز شاگرد- شارح بخاری۔ ص ۱۹۔ ۲۳ نومبر ۲۰۰۵ء بدھ۔

۳۴- علاج کے لیے انسانی خون کا استعمال، صحیفۂ مجلس شرعی جلد دوم مبارک پور میں شائع ہوا۔

۳۵- علامہ عبد الحکیم اختر شاہجہاں پوری علیہ الرحمہ کا ایک مکتوب گرامی۔ صفحات: ۳۔ ماہنامہ اشرفیہ میں شائع ہوا۔

۳۶- علامہ فضل حق خیر آبادی اور نظریۂ وحدت الوجود، ص ۱۳- ۱۴۱۴ھ/ ۱۹۹۳ء دار العلوم وارثیہ، گومتی نگر لکھنؤ کے علامہ فضل حق خیر آبادی سیمینار میں پیش ہوا۔

۳۷- علمائے اہل سنت کی تصنیفی خدمات ۲ صفحے۔ ۲۲ صفر ۱۴۱۸ھ/ ۲۸ جون ۱۹۹۷ء۔

۳۸- عمرانہ قضیے کا شرعی فیصلہ اور مسلمان۔ ص ۱۴۔ ۶ جمادی الآخرہ ۱۴۲۶ھ/ ۱۳ جولائی ۲۰۰۵ء بروز بدھ۔ ماہنامہ ماہ نور دہلی میں شائع ہوا پھر کتابی صورت میں بھی طبع ہوا۔

۳۹- غیر اسلامی عصبیت ملی مفاد کے حق میں کتنی مضر ہے؟ ص ۵- ۲۸ دسمبر ۲۰۰۵ء، چہار شنبہ۔ ماہنامہ جام نور دہلی میں شائع ہوا۔

۴۰- فقہ و اصول کی تدوین- اسباب و مقاصد، ص ۳۔۴ر صفر المظفر ۱۴۲۸ھ/۲۲ر فروری ۲۰۰۷ء۔ ماہنامہ جام نور، ماہ نور دہلی شائع ہوا۔

۴۱- فقیہ اعظم پر مشائخ مارہرہ کا خصوصی فیضان۔ صفحات: ۴۔۵ر ربیع النور شریف ۱۴۲۱ھ/ ۸ر جون ۲۰۰۰ء پنجشنبہ۔ شارح بخاری نمبر میں شامل ہے۔

۴۲- ماورائیت کا نمائندہ قدسی۔ ص ۹۔۸ر شوال ۱۴۲۵ھ/۲۲ر نومبر ۲۰۰۴ء۔ ماہنامہ جام نور دہلی میں شائع ہوا۔

۴۳- قرآن کا تصور الہٰ۔ ص ۲۱-۹ر شوال ۲۶ھ/۱۲ر نومبر ۲۰۰۵ء شنبہ۔ سالنامہ اہل سنت کی آواز کے عظمت قرآن نمبر اور ماہنامہ ماہ نور دہلی میں شائع ہوا۔

۴۴- محسن اہل سنت [مفتی شریف الحق امجدی قدس سرہٗ] صفحات ۸۔ کنز الایمان دہلی کے شارح بخاری نمبر میں شائع ہوا۔

۴۵- مخدوم سمنانی کے علمی آثار۔ صفحات: ۱۴-۱۳ر ذو قعدہ ۱۴۱۷ھ/۲۳ر مارچ ۱۹۹۷ء یکشنبہ۔

۴۶- ''مرے خواب زندہ ہیں'' پر تبصرہ۔ ص ۴-۸ر شوال ۲۵/۲۲ر نومبر ۲۰۰۴ء۔

۴۷- مصطفےٰ جان رحمت پیکر- صبر و استقامت، ص ۱۸۔۲۸ر رمضان المبارک ۱۴۲۷ھ/ ۲۲ر اکتوبر ۲ر اکتوبر ۲۰۰۶ء، یکشنبہ۔ سالنامہ اہل سنت کی آواز کے گوشۂ مصطفےٰ جان رحمت میں شائع ہوا۔

۴۸- مفتی اعظم اور رد بدعات و منکرات۔ انوار مفتی اعظم، مرتبہ: علامہ محمد احمد مصباحی، میں شامل ہے۔

۴۹- مفتی اعظم کا وصال- ملت کا ایک عظیم نقصان۔ صفحات: ۹۔

۵۰- مفتی اعظم کے مرشد برحق۔ مشمولہ جہان مفتی اعظم ممبئی۔ ص ۱۷۔۲۳ر شوال ۱۴۲۶ھ/ ۲۶ر نومبر ۲۰۰۵ء شنبہ۔

۵۱- موسیٰ طور رضا [حکیم اہل سنت محمد موسیٰ چشتی امرتسری [م ۱۹۹۹ء] صفحات ۹۔ تحریر ۱۷ر جمادی الاولیٰ۔ ماہنامہ جہان رضا لاہور میں شائع ہوا۔

۵۲- نصاب مطالعہ۔ ایک تحریک، ایک تشکیل۔ ۳ر صفحے۔

۵۳- نعت اور غزل کا سحر طراز شاعر شبنم کمالی۔ ص ۷، -۵ر رجب ۱۴۲۱ھ/ ۴ر اکتوبر ۲۰۰۰ء۔ کئی رسائل میں شائع ہوا۔

۵۴- یادگار سلف مولانا سید ظہیر احمد زیدی۔ ص ۲، -۳۱ر جولائی ۲۰۰۲ء۔

نوٹ:- میرے سارے علمی ذخیرے یکجا نہ ہونے کی وجہ سے ابھی یہ فہرست ناقص ہے۔

هو النور

سند الخلافہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم   نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

درگاہِ بیکس پناہ

خانقاہِ عالیہ برکاتیہ مارہرہ شریف ضلع ایٹہ

امّا بعد!

فقیر سیّد شاہ محمد یحیٰ حسن عرف اچھے صاحب قادری برکاتی نوری سجّادہ نشین آستانہ عالیہ برکاتیہ مارہرہ شریف۔ ابن سیّد شاہ مسعود حسن صاحب مرحوم۔ ابن حضرت سیّدنا شاہ حامد حسن صاحب قدس سرہٗ۔ ابن حضرت سیّدنا شاہ محمّد باقر صاحب قدس سرہٗ۔ ابن حضرت سیّدنا شاہ اولادِ رسول صاحب قدس سرہٗ۔ ابن حضرت سیّدنا شاہ آلِ برکات ستھرے میاں صاحب قدس سرّہٗ۔ ابن حضرت سیّدنا شاہ حمزہ صاحب قدس سرہٗ۔ ابن حضرت سیّدنا شاہ آلِ محمّد صاحب قدس سرہٗ۔ ابن صاحب البرکات حضرت سیّدنا شاہ برکت اللہ صاحب قدس سرہٗ۔ کو جو اجازتیں اور خلافتیں تمام سلاسلِ عالیہ قادریہ برکاتیہ احمدیہ قدیمیہ و جدیدہ کی مرشدی و مولائی سلطان المشائخ سیّدنا شاہ مہدی حسن صاحب قدس سرہٗ جدِ محترم حضرت سیّدنا شاہ حامد حسن صاحب قدس سرہٗ۔ عمِ محترم تاج المشائخ سیّدنا شاہ اولادِ نبی چھمّا میاں قدس سرہٗ سے حاصل ہیں آج مورخہ ۹ - اپریل ۲۰۱۰ کو اپنے عزیز سید غلام محی الدین سلمہ ابن سید مسعود علی صاحب ساکن رام نگر نینی تال - انڈیا کو اہل پاکر حسبِ طریقہ و روایات بزرگانِ سلسلہ عالیہ قادریہ برکاتیہ۔ ان تمام مذکورہ اجازتوں اور خلافتوں سے مشرف و مجاز کرتا ہوں۔ تاکہ یہ سلسلہ عالیہ برکاتیہ کے فیوض و برکات کو عام کر سکیں۔

ربِّ کریم اپنے حبیب رحمۃ اللعالمین علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طفیل ایمان پر استقامت اور اعمالِ حسنہ پر مداومت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

دستخط و مہر شریف

فقیر سید شاہ محمد یحیٰ حسن قادری برکاتی نوری

پہلا باب

قرآن حکیم، کتب حدیث اور اس کے متعلقات کی سند اجازت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد لله الذی جعل الاسناد قیام الدین و الصلاۃ و السلام علیٰ سیدنا محمد سند العاجزین منتهیٰ سلاسل الانبیاء و المرسلین و علیٰ اله و صحبه و اولیائه اجمعین آمین آمین اله الحق! آمین!

حمد و صلاۃ کے بعد فقیر ابوالحسین احمد نوری عرض کرتا ہے:

(مولائے کریم اسے ظاہری اور باطنی نور سے سرفراز فرمائے) یہ رسالہ (النور والبہاء) بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے میری متصل نسبت کے مختلف سلسلوں کے بیان پر مشتمل ہے جسے میں نے تین خوبصورت ابواب پر تقسیم کر دیا ہے۔ پہلے باب میں قرآن و حدیث کی سندیں ہیں، دوسرے باب میں مسلسلات و مصافحات ہیں اور تیسرا باب طریقت کے سلسلوں پر مشتمل ہے۔

اس رسالہ کی تالیف مکمل ہو جانے کے بعد میں نے اس کا ایسا نام تجویز کیا جس سے اس کے سال تصنیف کا بھی پتہ چل جاتا ہے یعنی النور و البهاء لاسانید الحدیث و سلاسل الاولیاء (۱۳۰۷ھ) اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے ہی توفیق ارزانی ہے اور صحیح راستے کی راہنمائی۔ والحمدللّٰه رب العٰلمین۔

پہلا باب

قرآن عظیم، کتب حدیث اور اس کے متعلقات کی سندیں

باری تعالیٰ کی کتاب قرآن حکیم اور صحیح بخاری شریف کی وہ سند جو ہمارے مرشد اور شیخ (سید شاہ آل رسول احمدی) نے اس غلام کے لئے تحریر فرمائی۔ (مولائے کریم ان سے راضی ہو اور انہیں راضی فرمائے اور جنت الفردوس میں مسکن عطا فرمائے):

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للّٰہ رب العٰلمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ سیدنا محمد و آلہ واصحابہ اجمعین امابعد!

مجھ سے سید ابوالحسین احمد نوری نے کلام الٰہی اور حدیث رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اجازت طلب کی تو میں نے انہیں اس بات کی اجازت دی کہ وہ قرآن حکیم اور علم حدیث کے پڑھنے پڑھانے میں مشغول رہیں نیز انہیں جامع صحیح بخاری کی اجازت بھی دی۔

قرآن حکیم کی سند

تلاوت قرآن حکیم کی اجازت میرے استاد مولانا عبدالعزیز محدث دہلوی نے اس سلسلۂ سند سے عطا کی:

۱۔شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی، ۲۔شاہ ولی اللہ دہلوی، ۳۔آپ کے صالح اور ثقہ دوست محمد فاضل سندھی، آپ سے شاہ ولی اللہ نے بروایت حفص ۱۱۵۴ھ میں قرآن حکیم کی قرأت کی، ۴۔شیخ القراء شیخ عبدالخالق (دہلی) بروایت حفص، ۵۔شیخ بقری بروایت قرأت سبعہ، ۶۔شیخ القراء عبدالرحمٰن یمنی، ۷۔شیخ یمنی کو ان دو حضرات سے اجازت ہے (i) اپنے والد ماجد شیخ سجادہ یمنی (ii) والد ماجد کے شاگرد سید شیخ شہاب احمد بن عبدالحق سنباطی، ۸۔شیخ سجادہ یمنی کے استاد شیخ ابونصر طبلاوی، ۹۔شیخ الاسلام زکریا، ۱۰۔(i) شیخ برہان قلقیلی (ii) شیخ رضوان ابونعیم عقبی، ۱۱۔ان دونوں حضرات نے قراء اور محدثین کے امام، مختلف روایات کے جامع ابوالخیر محمد بن محمد بن علی بن یوسف معروف بہ امام جزری مصنف ''النشر فی القرأت العشر'' سے روایت کی۔ ۱۲۔امام جزری کے قرآن حکیم کے بہت سارے سندی سلسلے ہیں جنہیں انہوں نے اپنی کتاب ''النشر'' میں بیان فرمایا ہے۔ انہیں سلاسل قرآنی میں ایک مخصوص سلسلہ

ہے جس میں صاحب تیسیر (علامہ دانی) کی جہت سے تلاوت اور صاحب روایات قرائے کرام کا تسلسل موجود ہے۔اس لئے ہم یہاں اسی سلسلے کے بیان پر اکتفا کریں گے۔

امام جزری تحریر فرماتے ہیں:

''میں نے علامہ دانی کی تیسیر اور آغاز سے اخیر تک مکمل قرآن حکیم کی تعلیم پا کباز عالم، قاضی اسلام، شیخ اور امام ابوالعباس احمد بن شیخ امام ابوعبداللہ حسین بن سلیمٰن بن فزارہ حنفی سے دمشق میں لی،۱۳۔آپ کے والد ماجد شیخ اور امام ابومحمد قاسم بن احمد موفق ورقی۔۱۴۔حضرت ورقی کو ان تین بزرگوں سے تعلیم اور اجازت ہے: (i) ابوالعباس شیخ احمد بن علی بن یحییٰ بن عون اللہ الحصّار (ii) ابوعبداللہ شیخ محمد بن سعید بن محمد مرادی (iii) ابوعبداللہ شیخ محمد بن ایوب بن محمد بن لوج غافقی۔۱۵۔ان تینوں بزرگوں کے شیخ ہیں، امام ابوالحسن علی بن محمد بن ہذیل بلنسی۔۱۶۔ابوداؤد شیخ سلیمان بن نجاح۔۱۷۔امام ابوعمرو دانی مصنف تیسیر۔۱۸۔امام قرأت ابوالحسن شیخ طاہر بن غلبون،۱۹۔قاری بصرہ ابوالحسن شیخ علی بن محمد بن صالح ہاشمی (نابینا)،۲۰۔ابوالعباس شیخ احمد بن سہل اشنانی،۲۱۔ابومحمد شیخ عبید بن صباح،۲۲۔امام حفص،۲۳۔امام عاصم کوفی،۲۴۔حضرت امام عاصم نے ان دو بزرگوں سے تعلیم قرآن حاصل کی (i) شیخ ابو عبدالرحمٰن بن حبیب سُلمی (ii) شیخ زِر بن حُبیش۔۲۵۔حضرت ابوعبدالرحمٰن نے ان پانچ صحابۂ کرام سے تعلیم حاصل کی (i) امیرالمومنین سیدنا عثمان بن عفان (ii) امیر المومنین سیدنا علی بن ابی طالب (iii) سیدنا ابی بن کعب (iv) سیدنا زید بن ثابت (v) سیدنا عبداللہ بن مسعود۔اور حضرت زِر بن حُبیش نے ان دو صحابۂ کرام سے (i) امیرالمومنین سیدنا عثمان بن عفان (ii) سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔۲۶۔ان تمام صحابۂ کرام نے قرآن حکیم کی تعلیم آقائے دو جہاں رسول اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حاصل کی۔

صحیح البخاری کی سند

میرے استاد گرامی حضرت مولانا عبدالعزیز دہلوی نے مجھے (سید شاہ آلِ رسول احمدی کو) ان مشائخ کے واسطے سے صحیح البخاری کی اجازت مرحمت فرمائی:

۱۔ شیخ عبدالعزیز محدث دہلوی، ۲۔ شیخ ولی اللہ محدث دہلوی، ۳۔ شیخ ابوطاہر محمد بن ابراہیم کردی مدنی، ۴۔ شیخ ابراہیم کردی، ۵۔ شیخ احمد قشاشی، ۶۔ شیخ احمد شناوی، ۷۔ شیخ شمس رملی، ۸۔ شیخ زین الدین زکریا، ۹۔ حافظ الحدیث علامہ ابن حجر عسقلانی، ۱۰۔ شیخ برہان، ۱۱۔ شیخ ابراہیم تنوخی شامی، ۱۲۔ شیخ احمد حجار، ۱۳، شیخ سراج حسین زبیدی، ۱۴۔ شیخ ابوالوقت سنجری، ۱۵۔ شیخ داؤدی، ۱۶۔ شیخ خمولی، ۱۷۔ شیخ فربری، ۱۸، حافظ الحدیث، حجۃ العصر امام محمد بن اسمٰعیل بخاری قدست اسرارہم۔ سید آل رسول احمدی

۱۲۳۶

بعض مسلسلات اور سماعات کی اسناد اجازت

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للّٰہ رب العٰلمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ سیدنا محمد والہ وصحبہ اجمعین۔

امـا بعد! میرے (سید شاہ آل رسول احمدی کے) سرور دل اور سکون نگاہ سید ابوالحسین احمد نوری ملقب بہ میاں صاحب (مولیٰ تعالیٰ اسے اضافی توفیق اور مقبولیت سے ممتاز فرمائے) نے مجھ سے اللہ تعالیٰ کے کلام مقدس اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی احادیث کریمہ کی اجازت طلب کی تو میں نے انہیں اس بات کی اجازت دی کہ قرآن حکیم، علم حدیث، صحاح ستہ، موطا امام مالک، مشکوٰۃ وغیرہ کتب حدیث کے پڑھنے پڑھانے میں مشغول رہیں۔

آں عزیز نے مجھ سے حدیث مسلسل بالاولیۃ اور حدیث مسلسل بالمصافحہ کی بھی سماعت کی اور مصافحہ کیا نیز مجھ سے صحیح بخاری، صحیح مسلم، موطا امام مالک، سنن ابوداؤد، جامع ترمذی، سنن نسائی اور سنن ابن ماجہ کی یہ حدیثیں سماعت کیں:

صحیح بخاری کی یہ دو حدیثیں:

۱۔ حضرت حمیدی، ۲۔ حضرت سفیان، ۳۔ شیخ یحییٰ بن سعید انصاری، ۴۔ شیخ محمد بن ابراہیم تیمی، ۵۔ شیخ علقمہ بن وقاص قریشی کے بالترتیب سندی سلسلے سے حضرت امام بخاری نے سیدنا فاروق اعظم عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ حدیث

بیان کی: حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ نے منبر رسول پر یہ حدیث بیان فرمائی کہ میں نے خود رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

''سارے عمل تو نیتوں سے ہیں۔ ہر شخص کے لئے وہی مقدر ہے جس کی اس نے نیت کی۔ لہٰذا جس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہو، اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول ہی کی طرف ہے اور جس کی ہجرت دنیا حاصل کرنے کے لئے ہو یا کسی عورت سے نکاح کی خاطر ہو تو جس کے لئے اس نے ہجرت کی، اسی کی جانب اس کی ہجرت ہو گی یعنی اسے وہی حاصل ہو گا۔

۱۔ حضرت عبداللہ بن یوسف، ۲۔ حضرت مالک، ۳۔ حضرت ہشام بن عروہ، ۴، حضرت عروہ کے سندی سلسلے سے حضرت امام بخاری نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا کی یہ حدیث بیان کی۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں:

حارث بن ہشام نے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے سوال کرتے ہوئے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ کے پاس وحی کیسے آتی ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا:

''جب کبھی وحی آتی ہے تو ایسا لگتا ہے جیسے گھنٹیاں بج رہی ہوں۔ یہ کیفیت مجھ پہ سب سے گراں ہوتی ہے۔ جب میں پیغام الٰہی کو یاد کر لیتا ہوں تو یہ کیفیت دور ہو جاتی ہے۔ کبھی فرشتہ، مرد کی شکل میں آ کر ہم کلام ہوتا ہے تو میں اس کی باتیں یاد کر لیتا ہوں۔''

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں:

''میں نے سخت جاڑے کے زمانے میں حضور پر وحی اترتے ہوئے ملاحظہ کی ہے۔ کیفیت یہ ہوتی تھی کہ نزول وحی کا سلسلہ مختتم ہوتے ہوتے حضور کی جبین نور پسینے سے شرابور ہو جایا کرتی''۔

صحیح مسلم کی حدیث:

حضرت یحیٰ بن یحیٰ تمیمی نے امام مسلم سے حضرت ابوالاحوص کے واسطے

سے یہ حدیث روایت کی اور حضرت ابوبکر بن ابوشیبہ نے بھی حضرت ابوالاحوص کے توسط سے امام مسلم سے یہ حدیث بیان فرمائی۔ حضرت ابوالاحوص، حضرت ابواسحٰق سے اور یہ حضرت موسیٰ بن طلحہ سے روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابوایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

''ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کی: حضور! مجھے ایسا عمل بتائیں جو مجھے جنت سے قریب اور دوزخ سے دور کردے تو سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ کی عبادت کر، کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہرا، نماز قائم کر، زکوٰۃ دے اور صلہ رحمی کر''۔ جب وہ لوٹنے لگا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر تو نے ان باتوں پر مضبوطی سے عمل کیا تو جنت میں داخل ہوگا''۔

موطا امام مالک کی حدیث:

حضرت امام مالک نے ۱۔ زید بن اسلم، ۲۔ عطا بن یسار، ۳، بُسر بن سعید، ۴۔ اور حضرت امام اعرج کی سند سے سیدنا ابوہریرہ کی یہ حدیث بیان فرمائی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

''سورج طلوع ہونے سے پہلے جس نے صبح کی ایک رکعت پالی، اس نے صبح کی نماز پالی اور سورج غروب ہونے سے پہلے جس نے عصر کی ایک رکعت پالی، اس نے عصر کی نماز پالی'' *

* نماز عصر کے بارے میں اجماع ہے کہ اگر کسی نے سورج ڈوبنے سے پہلے شروع کی اور نماز پوری ہونے سے پہلے پہلے سورج ڈوب گیا تو وہ اپنی نماز پوری کرلے، نماز فاسد نہ ہوگی۔ نماز صبح کے بارے میں بھی امام مالک، امام شافعی، امام احمد وغیرہ کا یہی مذہب ہے مگر احناف کے یہاں یہ حکم نماز فجر سے متعلق نہیں بلکہ دوسری احادیث کی روشنی میں منسوخ ہے یعنی اگر کسی نے طلوع آفتاب سے پہلے نماز شروع کی لیکن نماز پوری ہونے سے پہلے ہی آفتاب طلوع ہوگیا تو پوری نماز فاسد ہوگئی۔ جسے بعد میں ادا کرنا ہوگا۔ تفصیلی بحث کے لئے دیکھئے اہل سنت کی کتب شروح حدیث-۱۲ ساحل

سنن ابوداؤد کی حدیث:

امام ابوداؤد سجستانی فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسلمہ بن قعنب قعنبی نے سیدنا مغیرہ ابن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث ان رجال کے واسطے سے ہم سے بیان فرمائی: ا۔عبدالعزیز بن محمد۔۲۔محمد بن عمرو۔۳۔ابوسلمہ۔

سیدنا مغیرہ بن شعبہ فرماتے ہیں: ”نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب بیت الخلا تشریف لے جاتے تو بہت دور افتادہ جگہ اختیار فرماتے“۔

جامع ترمذی کی حدیث:

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی یہ حدیث محمد بن حمید بن اسمٰعیل نے ان حضرات کی سند سے امام ترمذی سے بیان فرمائی: ا۔حضرت مالک، ۲۔حضرت اسرائیل، ۳۔حضرت یوسف بن ابو بردۃ، ۴۔حضرت ابو بردۃ۔

حضرت عائشہ فرماتی ہیں: ”نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب بیت الخلا سے نکلتے تو فرماتے: ”غُفرَانَکَ“ (اللہ! میں تیری مغفرت کا طالب ہوں)

امام ابوعیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب حَسن * ہے۔ ہمیں اس حدیث کی صرف یہی سند معلوم ہے: اسرائیل عن یوسف بن ابی بردۃ عن ابی بردۃ بن ابی موسیٰ۔

ابو بردۃ بن ابوموسیٰ کا نام عامر بن عبداللہ بن قیس اشعری ہے۔اس باب میں صرف حدیث عائشہ ہی معروف ہے۔

---

* غریب وہ حدیث ہے جس کے راوی کسی دور میں یا ہر دور میں صرف ایک ہوں۔اور حسن لذاتہ وہ حدیث ہے جس کے ضبط میں کچھ کمی ہو، بقیہ صحت کے تمام شرائط پائے جائے ہوں اور اس کی تلافی نہ ہوئی ہو۔اس لئے غریب حسن وہ حدیث ہوئی جس میں دونوں کے اوصاف پائے جاتے ہوں-۱۲ ساحل

سنن نسائی کی حدیث:

امام نسائی فرماتے ہیں: سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی یہ حدیث حضرت عبیداللہ بن سعید نے ان حضرات کی سند سے ہم سے بیان فرمائی: ۱۔ یحییٰ بن سعید ۔۲۔ عبیداللہ ۔۳۔ نافع مدنی ۔۴۔ سیدنا عبداللہ بن عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہم)

نبی اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا: ''مونچھیں پست کرو اور داڑھی بڑھاؤ''

سنن ابن ماجہ کی حدیث:

حضرت ابن ماجہ فرماتے ہیں: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ کی یہ حدیث حضرت ابو بکر بن ابوشیبہ نے ان حضرات کے سندی سلسلے سے مجھ سے بیان فرمائی:

۱۔ حضرت شریک، ۲۔ امام اعمش، ۳۔ حضرت ابو صالح۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں نے تمہیں جس چیز کا حکم دیا، اسے لے لو اور جس سے باز رکھا، باز رہو'' ۔ آلِ رسول احمدی

۱۲۳۶ھ

صحیح مسلم کی سند

فقیر ابوالحسین عرض کرتا ہے: (اللہ تعالی دونوں جہان میں اس سے مغفرت کا معاملہ فرمائے) ''میرے آقا و مولیٰ، دنیا اور آخرت کا توشہ، میرے سردار، شیخ، مرشد اور جد کریم سیدنا و مولانا سید آلِ رسول احمدی نے (اللہ تعالی ان سے راضی ہو اور انہیں خوش رکھے اور جنت کے اعلیٰ مقام میں انہیں مسکن دے) مجھے اس سندی سلسلے سے صحیح مسلم کی اجازت مرحمت فرمائی:

۱۔ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی، ۲۔ ان کے والد ماجد شاہ ولی اللہ دہلوی، ۳۔ شیخ ابو طاہر مدنی، ۴، آپ کے والد ماجد شیخ ابراہیم کردی، ۵، شیخ سلطان بن احمد

مزاحی ۶، شیخ احمد سبکی، ۷۔ شیخ نجم الدین غیطی، ۸۔ شیخ زکریا انصاری، ۹۔ حافظ الحدیث، علامہ ابن حجر عسقلانی، ۱۰۔ شیخ صلاح الدین مقدسی، ۱۱۔ شیخ علی ابن احمد بخاری، ۱۲۔ شیخ موید طوسی، ۱۳۔ شیخ ابو عبداللہ فراوی، ۱۴۔ شیخ عبدالغافر فارسی، ۱۵۔ شیخ ابواحمد جلودی، ۱۶۔ شیخ ابواسحق بن ابراہیم، ۱۷۔ مصنف صحیح مسلم حافظ الحدیث امام ابوالحسین مسلم بن حجاج نیشاپوری (قدست اسرارہم)

موطا امام مالک کی سند

موطا امام مالک کی اجازت مجھے اپنے شیخ سیدنا آل رسول احمدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ان واسطوں سے ملی ہے:

۱۔ حضرت محدث عبدالعزیز، ۲۔ ان کے والد ماجد شاہ ولی اللہ ۳۔ شیخ محمد وفد اللہ مکی مالکی، ۴۔ ان کے والد ماجد شیخ محمد بن محمد بن سلیمان مغربی، ۵۔ شیخ ابوعثمان جزائری معروف بہ قدورہ، ۶۔ شیخ محمد بن محمد بن عبداللہ تیونسی، ۷۔ ان کے والد ماجد شیخ محمد بن عبداللہ، ۸۔ امام محمد بن احمد بن مرزوق الحفید، ۹۔ ان کے دادا شیخ شمس الدین محمد بن احمد بن مرزوق الخطیب، ۱۰۔ شیخ محمد بن جابر وادیاشی، ۱۱۔ ابومحمد شیخ عبداللہ بن محمد طالی، ۱۲۔ قاضی ابوالعباس قرطبی، ۱۳۔ شیخ محمد بن عبدالحق، ۱۴۔ شیخ محمد بن فرج، ۱۵۔ شیخ یحییٰ بن عبداللہ بن یحییٰ، ۱۶۔ شیخ یحییٰ کے چچیرے دادا عبیداللہ بن یحییٰ، ۱۷۔ شیخ یحییٰ بن یحییٰ بن کثیرہ لیثی، ۱۸۔ دارالہجرۃ (مدینہ منورہ) کے امام ابوعبداللہ امام مالک بن انس اصبحی (قُدِّسَتُ اَسۡرَارُ ھُمۡ)

جامع ترمذی کی سند

جامع ترمذی کی اجازت مجھے اپنے شیخ (سید شاہ آل رسول احمدی) رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ان واسطوں سے پہنچی:

۱۔ شاہ عبدالعزیز، ۲۔ ان کے والد شاہ ولی اللہ، ۳۔ شیخ ابوطاہر مدنی، ۴۔ ان کے والد شیخ ابراہیم کُردی، ۵۔ شیخ سلطان بن احمد مزاحی، ۶۔ شیخ احمد سبکی، ۷۔ شیخ نجم الدین غیطی، ۸۔ شیخ زکریا انصاری، ۹۔ شیخ عِزُّ الدین عبدالرحیم ۔ ۱۰۔ شیخ عمر مراغی ۔ ۱۱۔ شیخ فخر الدین بن مراغی ۔ ۱۲۔ شیخ عمر بن طبرزد ۔ ۱۳۔ شیخ عبدالملک کروخی ۔ ۱۴۔ شیخ محمود بن قاسم ازدی وغیرہ ۔ ۱۵۔ شیخ جراحی ۔ ۱۶۔ شیخ محبوبی ۔ ۱۷۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی، قدست اسرارہم

سنن نسائی کی سند

ہمارے شیخ و مرشد (سید شاہ آلِ رسول احمدی) رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سنن نسائی کی اجازت مجھے ان واسطوں سے عنایت فرمائی:

۱۔ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی ۔ ۲۔ ان کے والد شاہ ولی اللہ ۔ ۳۔ آپ کے شیخ ابوطاہر مدنی ۔ ۴۔ آپ کے والد ماجد شیخ ابراہیم کردی ۔ ۵۔ شیخ احمد قشاشی ۔ ۶۔ شیخ احمد شناوی ۔ ۷۔ شیخ احمد رملی ۔ ۸۔ شیخ زین الدین زکریا، ۹۔ شیخ عزالدین بن عبدالرحیم ۔ ۱۰۔ شیخ مراغی ۔ ۱۱۔ شیخ فخر الدین بن بخاری، ۱۲۔ شیخ احمد بن محمد لبّان ۔ ۱۳۔ شیخ ابوعلی حدّاد، ۱۴۔ قاضی ابونصر کُستار ۔ ۱۵۔ امام ابن السنّی، ۱۶۔ امام ابو عبدالرحمٰن نسائی قدست اسرارہم

حصن حصین کی سند

سیدنا شیخ (شاہ آل رسول احمدی) رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تحریر فرمودہ سند اجازت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد اللّٰہ رب العٰلمین و الصلاۃ و السلام علیٰ رسولہ سیدنا

محمد و آله و اصحٰبه اجمعين ۔ اما بعد!

سید ابوالحسین احمد نوری (اللہ تعالیٰ اسے مزید توفیق اور قبولیت سے ممتاز فرمائے) نے حصن حصین پڑھنے کی مجھ سے اجازت طلب کی تو میں نے انہیں اس کی اجازت دی جیسے مجھے میرے استاذ معظم مولانا عبدالعزیز دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اجازت مرحمت فرمائی۔ حضرت استاذ نے فرمایا: میں نے حصن حصین کی سماعت اپنے بھائی شیخ محمد علی سے کی جو استاذ شیخ ولی اللہ احمد بن شیخ عبدالرحیم دہلوی کے صاحبزادے ہیں۔ شیخ محمد علی کو اس کتاب کی اجازت ان واسطوں سے پہنچی:

۱۔ بزرگ استاذ شیخ ولی اللہ دہلوی، ۲۔ شیخ ابوطاہر بن شیخ ابراہیم مدنی، ۳۔ شیخ ابراہیم کردی، ۴، شیخ احمد قشاشی، ۵، شیخ احمد شناوی، ۶۔ شمس الدین شیخ احمد رملی، ۷۔ زین الدین شیخ زکریا، ۸۔ حافظ الحدیث تقی الدین شیخ محمد بن محمد بن فہد ہاشمی مکی، ۹۔ مصنف کتاب ابوالخیر شیخ محمد بن محمد جزری شافعی قدست اسرارہم۔

دلائل الخیرات کی سند

مرشد گرامی، سیدنا شاہ آلِ رسول احمدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تحریر فرمودہ سند اجازت

بسم اللّٰه الرحمٰن الرحيم

الحمد للّٰه رب العٰلمين و الصلاة و السلام علىٰ رسوله سيدنا محمد و آله و اصحٰبه اجمعين ۔ اما بعد!

مجھ سے سید ابوالحسین احمد نوری نے دلائل الخیرات پڑھنے کی اجازت طلب کی (اللہ تعالیٰ اسے مزید خصوصی توفیق اور مقبولیت سے نوازے) تو میں نے انہیں اس کی اجازت اس سلسلے سے دی، جیسے مجھے میرے استاذ مولانا عبدالعزیز محدث دہلوی نے عطا کی۔ آپ کا سلسلۂ اجازت یہ ہے:

۱۔ حضرت استاذ کے والد ماجد، مرشد اور استاذ شیخ ولی اللہ محدث دہلوی۔

۲۔ شیخ ابو طاہر مدنی، ۳، شیخ احمد نخلی، ۴، سید عبدالرحمٰن ادریسی معروف بہ محجوب، ۵۔ حضرت محجوب کے والد ماجد شیخ احمد۔ ۶۔ ان کے دادا شیخ محمد، ۷۔ ان کے پردادا شیخ احمد، ۸۔ حضرت مصنف سید شریف محمد بن سلیمان جزولی قدست اسرارہم

رسائل شاہ ولی اللہ کی سند

شیخ کریم (سید شاہ آلِ رسول احمدی) کی تحریر کردہ رسائل ولی اللّٰہی کی سند اجازت

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للّٰہ رب العٰلمین والصلاۃ والسلام علیٰ رسولہ سیدنا محمد و آلہ و اصحٰبہ اجمعین ۔ اما بعد!

سید ابوالحسین احمد نوری نے (اللہ تعالیٰ انہیں مزید درمزید توفیق خیر اور قبول خاص سے سرفراز فرمائے) مجھ سے عالم فاضل مولوی ولی اللہ محدث دہلوی قدس سرہٗ کی کتب مسلسلات وغیرہ جیسے ا۔الفضل المبین، ۲۔ الدر الثمین فی مبشرات النبی الامین، ۳۔ النوادر من احادیث سید الاوائل والاواخر کی اجازتیں طلب کیں تو میں نے انہیں ان کی اجازت دی جیسے مجھے میرے استاذ مولانا عبدالعزیز دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مرحمت فرمائی تھی۔

چالیس اسمائے گرامی کی حدیث

فقیر ابوالحسین اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا اور رسول مکرم پہ درود وسلام بھیجتا ہوا عرض کرتا ہے: (اللہ تعالیٰ اس سے عفو ودرگذر کا معاملہ فرمائے) ہمارے جدامجد، آقا و مرشد، مستند پیشوا، ممتاز صاحب فضل وکمال، عرفان الٰہی سے سرفراز صاحب عمل، آلِ رسول

احمدی نے فرمایا: (اللہ تعالی ان سے راضی ہو)

حدیث اسمائے اربعینہ کی اجازت مجھے ان حضرات کے سندی سلسلے سے ملی:

۱۔ میرے استاذ مولانا عبدالعزیز، ۲۔ ان کے والد شیخ ولی اللہ محدث دہلوی، ۳۔ سید عمر بن بنت شیخ عبداللہ، ۴، سید عمر کے دادا شیخ عبداللہ، ۵۔ شیخ محمد بن علا بابلی، ۶۔ شیخ احمد بن عیسیٰ بن جمیل کلبی، ۷۔ شیخ علی بن ابوبکر قرافی، ۸۔ شیخ ابوالفضل سیوطی، ۹۔ شیخ شہاب الدین احمد بن محمد حجازی، ۱۰۔ شیخ ابواسحق تنوخی، ۱۱۔ ابوالعباس شیخ احمد بن ابوطالب الحجار، ۱۲۔ شیخ عبدالعزیز بن دلف، ۱۳۔ ابوالفتح شیخ محمد بن یحییٰ ردانی، ۱۴۔ شیخ ابوعلی بن محمد بن محمد بن عبدالعزیز مہدوی، ۱۵۔ شیخ عمر بن ابوطالب، ۱۶۔ ان کے والد شیخ ابو طالب مکی نے اپنی کتاب قوت القلوب میں اسے ذکر فرمایا۔ ۱۷۔ آپ سے محدثانہ سند کے ساتھ شیخ حسن بن یحییٰ شاہد نے یہ حدیث روایت کی۔ ۱۸۔ شیخ قاسم بن داؤد قراطیسی، ۱۹۔ شیخ عبداللہ بن محمد قرشی، ۲۰۔ شیخ محمد سعد موذن، ۲۱۔ شیخ سلام طویل ۲۲۔ امام حسن بصری، قدست اسرارہم۔

سیدنا امام حسن بصری نے فرمایا: جب اللہ تعالی نے سیدنا ادریس علیہ السلام کو ان کی قوم کی جانب نبی بنا کر بھیجا تو انہیں یہ چالیس اسمائے گرامی تعلیم فرمائے اور حکم دیا کہ اسے اپنے دل ہی دل میں پڑھنا، اپنی قوم کے سامنے ظاہر نہ کرنا کہ وہ ان کے وسیلے سے مجھ سے دعا کرنے لگیں۔ حضرت امام حسن بصری فرماتے ہیں کہ انہیں اسمائے گرامی کے وسیلے سے سیدنا ادریس علیہ السلام نے دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے انہیں آسمان پر اٹھا لیا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت ادریس علیہ السلام کے بعد سیدنا موسیٰ علیہ السلام اور آپ کے بعد ہمارے آقا و مولیٰ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ اسمائے گرامی تعلیم فرمائے اور انہیں ناموں کے وسیلے سے حضور نے غزوۃ الاحزاب میں دعا فرمائی۔

سیدنا امام حسن بصری خود اپنا تجربہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''میں جس وقت ظالم حجاج کے خوف سے روپوش تھا تو میں نے انہیں

مبارک ناموں کے وسیلے سے دعا کی جن کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے اسے میرے تعلق سے خائب و خاسر رکھا جبکہ وہ میرے پاس چھ بار آیا اور میں نے ان اسمائے گرامی کے وسیلے سے دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے میرے تعلق سے ان کی بصارتیں سلب کرلیں۔ اس لئے تم بھی ان اسمائے گرامی کے وسیلے سے سارے گناہوں کی مغفرت چاہو پھر اپنی دنیا اور آخرت کی ضرورتوں کے بارے میں رب تبارک وتعالیٰ سے دعا کرو، ان شاء اللہ تمہارا مقصود تمہیں ضرور عطا ہوگا۔ اس لئے کہ یہ وہ چالیس اسماء ہیں جوامت موسوی کے ایام توبہ کے ہم عدد ہیں۔

فقیر نوری عرض کرتا ہے: ہمارے مرشد گرامی نے پھر پوری حدیث بیان فرمائی۔

حرز یمانی کی سند

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للّٰہ رب العٰلمین و الصلاۃ و السلام علیٰ رسولہ سیدنا محمد و آلہ و اصحٰبہ اولی الفضل و الجاہ۔ اما بعد!

ہمارے جد کریم مرشد گرامی مولانا سید شاہ آلِ رسول احمدی نے (اللہ تعالیٰ ان کے مبارک مرقد کو روشن رکھے) مجھے دعائے سیفی پڑھنے کی عام اجازت مرحمت فرمائی جسے میں نے آپ کی زبان مبارک سے اول تا آخر سماعت کیا۔

مرشد گرامی نے فرمایا: مجھے حرز یمانی کی اجازت دو طریقے سے پہنچی:

۱۔ اپنے مرشد و آقا عم محترم حضور سید آلِ احمد اچھے میاں صاحب مارہروی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے براہ راست مجھے اجازت عطا فرمائی۔

۲۔ دوسری اجازت خاصہ عارف کامل، صاحب زہد و تقویٰ حافظ شاہ علی حسین مرادآبادی نے بھی مرحمت فرمائی جنہیں ہمارے عم محترم حضور آلِ احمد اچھے

میاں قدس سرہٗ سے ان حضرات مشائخ کے توسط سے اجازت حاصل تھی:

۱۔ شاہ علی حسین مرادآبادی، ۲۔ آپ کے شیخ محمد محمود شاہ، ۳۔ شیخ محمود کے مرشد شاہ غلام حسین، ۴۔ شاہ غلام حسین کے شیخ و مرشد قطب العارفین سید آلِ احمد اچھے میاں قدست اسرارہم۔

عم محترم حضور اچھے میاں قدس سرہٗ کا سلسلۂ اجازت یہ ہے:

۱۔ سید شاہ آلِ احمد اچھے میاں، ۲۔ آپ کے والد ماجد، شیخ و مرشد اسدالواصلین سید شاہ محمد حمزہ، ۳۔ آپ کے مرشد گرامی، والد ماجد سید شاہ آلِ محمد، ۴۔ آپ کے والد ماجد، شیخ مکرم، قطب العاشقین سید شاہ برکت اللہ، ۵۔ آپ کے والد ماجد مرشد و شیخ سید شاہ محمد اویس، ۶، آپ کے والد ماجد مرشد کریم سید شاہ عبدالجلیل، ۷، آپ کے والد ماجد، مرشد گرامی میر سید عبدالواحد بلگرامی، ۸۔ آپ کے مرشد کریم مخدوم شاہ صفی، ۹۔ آپ کے مرشد گرامی شیخ سعد بڈھن، ۱۰۔ شیخ قطب، ۱۱۔ شیخ ابویزید۔ ۱۲۔ مخدوم حسن، ۱۳۔ الحاج شریف الدین، ۱۴۔ سید محمد بغدادی، ۱۵۔ شیخ الشیوخ، سیدی شہاب الحق والدین سہروردی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین، ۱۶۔ سیدنا خواجہ سہروردی رضی اللہ تعالی عنہ کو خاتم النبیین، اکرم الاولین والآخرین محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم وعلیٰ آلہ وصحبہ اجمعین سے روحانی اجازت کریمہ حاصل تھی۔

ہمارے مشائخ کرام کو حرز یمانی کی اجازت، حضرت شاہ برہان برہانپوری اور امام اجل سید محمد کالپوی قدس سرہما سے بھی حاصل تھی لیکن دونوں حضرات کے اسناد ی سلسلے ہمیں نہیں معلوم۔ واللہ تعالیٰ اعلم

حزب البحر کی سند

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا اور اس کے مکرم حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور

درودنذرکرکے (فقیرنوری عرض کرتا ہے:)

میرے جدامجد، مرشد وآقا سید آلِ رسول احمدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مجھے حزب البحر کی اجازت ان مشائخ کے واسطے سے عطا فرمائی:

۱۔ سید شاہ آل رسول احمدی، ۲۔ آپ کے چچا اور شیخ سید آل احمد اچھے میاں صاحب ۳۔ حضور اچھے میاں کے والد ماجد اور مکرم شیخ سید شاہ محمد حمزہ، ۴۔ آپ کے والد ماجد اور مرشد گرامی سید شاہ آلِ محمد، ۵۔ آپ کے والد ماجد اور گرامی مرشد شاہ برکت اللہ ۶۔ سید مربی بلگرامی، ۷۔ سید عبدالنبی بلگرامی ۸۔ بزرگ ترین سید، کامل ترین آقا میر طیب بلگرامی، ۹۔ شیخ محقق مولانا عبدالحق محدث دہلوی ۔ ۱۰۔ شیخ عبدالوہاب بن ولی اللہ المحب حنفی قادری شاذلی۔ آپ نے اپنے والد ماجد سے مکہ معظمہ میں ۹۹۹ھ میں حزب البحر کی قرأت کرکے اجازت حاصل کی۔ ۱۱۔ شیخ اجل علی بن حسام الدین شہید معروف بہ متقی مکی، ۱۲۔ شیخ احمد رومی معروف بہ جمحہ، ۱۳۔ حافظ حدیث ابوعمرو شیخ عثمان دیمی جن کی ملاقات کو سیدنا عزرائیل علیہ السلام تشریف لاتے تھے، ۱۴۔ شمس الدین شیخ محمد بن عماد، ۱۵۔ شیخ ناصر الدین بن ملیق شاذلی، ۱۶۔ شیخ شہاب الدین ملیق شاذلی، ۱۷۔ حضرت شہاب الدین کو شیخ جلیل، تاج الدین احمد بن عطاء اللہ اسکندری اور سیدی شیخ یاقوت حبشی دونوں بزرگوں سے اس دعا کی اجازت حاصل تھی۔ ۱۸۔ ان دونوں حضرات کو شیخ ابوالعباس مرسی سے اجازت ملی تھی۔ ۱۹۔ آپ کو شیخ مکرم، امام معظم، قطب زماں سیدی سید ابوالحسن علی بن عبداللہ بن عبدالجبار بن تمیم بن حرمز بن حاتم بن قصی بن یوسف حسنی فاطمی شاذلی قدس اللہ سرہٗ سے اجازت ملی تھی۔ ۲۰۔ سیدنا سید ابوالحسن علی حسنی فاطمی شاذلی کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ دعا ایک خاص واقعہ کے وقت خواب میں تلقین فرمائی۔

دوسرا باب

مسلسلات، مصافحات

اور بعض نوادرات

حدیث مسلسل بالاولیۃ *

ہمارے معزز آقا، شیخ مکرم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس حدیث مسلسل بالا ولیۃ کی دو سندیں ہیں۔ ۱۔ ایک شیخ محقق مولانا شاہ عبدالحق محدث دہلوی کے واسطے سے اور ۲۔ دوسری شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کی جہت سے۔ مرشد گرامی نے مجھے اس کی دو سندیں تحریری طور پر مرحمت فرمائیں جن کی تفصیل یہ ہے:

شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہٗ کی سند

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للّٰہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد و الہ واصحبہ اجمعین۔ امابعد!

مستند پیشوا، مرجع عصر، امام زمانہ، میرے عم محترم، شیخ و مرشد سید آل احمد اچھے میاں صاحب مارہروی قدس اللہ سرہٗ العزیز نے مجھ سے یہ حدیث مسلسل بالا ولیۃ ان واسطوں سے بیان فرمائی۔ یہ پہلی حدیث ہے جو میں نے آپ سے سماعت کی:

۱۔ پاکباز سردار، متقی پیشوا، پرہیزگار صاحب کمال، ممتاز فاضل، عارف

---

* حدیث مسلسل بالاولیۃ، اس حدیث کو کہتے ہیں جس میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے سے لے کر اب تک ہر راوی یہ کہے ''اول حدیث سمعتہ منہ'' یعنی یہ سب سے پہلی حدیث ہے جو میں نے اپنے فلاں استاذ سے سنی۔ چونکہ ہر راوی کو اس حدیث کے تعلق سے سماعت میں اولیت حاصل ہوتی ہے، اس لئے اسے حدیث مسلسل بالاولیۃ کہتے ہیں۔ ۱۲ ساحل

باللہ الاحد، سید شاہ حمزہ بن سید آل محمد بلگرامی حسینی واسطی ۔۲۔ سید طفیل محمد اترولوی ۔۳۔ مستند پیشوا، ممتاز ترین صاحب فضل وکمال، یگانۂ عصر، سید مبارک فخر الدین بلگرامی ۔ ۴۔ صاحب علم وعمل شیخ، حاجی حرمین شریفین، حضرت سید مبارک کے استاذ شیخ ابورضا بن شیخ اسمٰعیل دہلوی جو حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی کے نبیرہ ہیں ۔۵۔ شیخ ابورضا کے دادا، استاذ اور شیخ، افضل المحدثین شیخ عبدالحق دہلوی، ۶۔ صاحب توفیق صالح، شیخ عبدالوہاب بن فتح اللہ بروجی جو سیدی شیخ عبدالوہاب متقی رحمۃ اللہ علیہ کے فقراء میں ہیں، ۷۔ شیخ کبیر محمد بن افلح یمنی، ۸۔ حضرت یمنی کے شیخ، امام وجیہ الدین عبدالرحمٰن بن ابراہیم علوی ۔۹۔ ان کے شیخ امام شمس الدین سخاوی (قاہرہ) ۔۱۰۔ امام سخاوی نے اس حدیث کو محدثین عظام کی کثیر جماعت سے سماعت کیا جن میں علم وعمل کے اعتبار سے سب سے ممتاز شیخ واستاذ، حجت انام، صاحب نقد ونظر، شیخ المشائخ، حافظ حدیث، شہاب الدین ابوالفضل احمد بن علی عسقلانی معروف بہ ابن حجر ہیں، ۱۱۔ علامہ ابن حجر عسقلانی نے بھی یہ حدیث کثیر مشائخ سے سنی جن میں یہ دو حضرات ممتاز ہیں: حافظ الحدیث زین الدین ابوالفضل عبدالرحیم بن حسین عراقی اور شیخ شمس الدین ابو عبداللہ محمد احمد تدمری ۔ حضرت تدمری نے علامہ ابن حجر سے یہ حدیث روایت کی اور اس کی اجازت بھی دی ۔۱۲۔ حضرت عراقی اور حضرت تدمری دونوں حضرات نے صدرالدین ابوالفتح محمد بن ابراہیم میدومی سے اجازت پائی ۔ یہ پہلی حدیث ہے جس کے بارے میں حضرت عراقی نے فرمایا کہ میں نے حضرت میدومی سے اسے بالمشافہہ سنا اور حضرت تدمری نے فرمایا کہ میں نے آپ کے پاس حاضر ہو کر اسے اخذ کیا ۔ ۱۳۔ نجیب الدین ابوالفرج شیخ عبداللطیف بن عبدالمنعم حرانی ۔۱۴۔ حافظ حدیث ابوالفرج شیخ عبدالرحمٰن بن علی جوزی ۔۱۵۔ ابوسعید شیخ اسمٰعیل بن ابوصالح احمد بن عبدالملک نیشاپوری، ۱۶۔ شیخ ابوسعید کے والد ماجد ابوصالح شیخ احمد بن عبدالملک موذن ۔۱۷۔ ابوطاہر شیخ محمد بن محمد محمش زبادی ۔۱۸۔ ابوحامد شیخ احمد بن محمد بن یحییٰ بن

بلال بزّار۔ ۱۹۔ شیخ عبدالرحمٰن بن بشر بن حکم ۔ ۲۰۔ امام سفیان بن عُیَینہ ۔ ۲۱۔ حضرت عمرو بن دینار۔ ۲۲۔ سیدنا ابو قابوس جو سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص کے آزاد کردہ تھے۔ ۲۳۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔ ۲۴۔ سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ حضور نے ارشاد فرمایا:

''رحم کرنے والوں پر رحمٰن تبارک وتعالیٰ رحم فرماتا ہے۔ تم زمین والوں پر رحمت اور مہربانی سے پیش آو، آسمان کا مالک تم پر رحم فرمائے گا''۔

(سیدنا آل رسول احمدی قدس سرہٗ فرماتے ہیں): میں نے یہ حدیث اپنی آنکھوں کی ٹھنڈک، اپنے بیٹے سید ابوالحسین سے بیان کی (اللہ تعالیٰ اس سے دونوں جہان میں اکرام کا معاملہ فرمائے) یہ پہلی حدیث ہے جو اس نے مجھ سے سماعت کی۔

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کی سند

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العٰلمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ محمد و الہ واصحٰبہ اجمعین امابعد!

(خاتم الاکابر سیدنا شاہ آل رسول احمدی قدس سرہٗ فرماتے ہیں:)

میرے استاذ گرامی، محدثین کے سردار مولانا عبدالعزیز دہلوی نے مذکورہ بالا حدیث مسلسل بالاولیۃ مجھ سے ان راویوں کے توسط سے بیان فرمائی:

۱۔ اپنے والد ماجد، صاحب فضل و منصب مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی۔ ۲۔ حضرت سید عمر۔ آپ نے شاہ ولی اللہ علیہ الرحمہ کو یہ حدیث پاک روضۂ نبوی کے مواجہہ شریف میں تعلیم فرمائی۔ ۳۔ حضرت سید عمر کے جد امجد شیخ عبداللہ بن سالم بصری۔ ۴۔ شیخ یحییٰ بن محمد معروف بہ شاوی۔ ۵۔ شیخ سعید بن ابراہیم جزائری

مفتی الجزائرمعروف بہ قدور۔۶۔شیخ محقق،استاذ القراءسعید بن محمد۔۷۔ولی کامل شیخ احمد حجی و ہرانی۔۸۔شیخ الاسلام عارف باللہ سیدی ابراہیم تازی۔۹۔محدث ربانی ابوالفتح شیخ محمد بن ابوبکر بن حسین مراغی۔۱۰۔زین الدین شیخ عبدالرحیم بن حسین عراقی۔۱۱۔ابوالفتح شیخ محمد بن محمد بن ابراہیم بکری میدومی (حضرت میدومی کے بعد وہی رُواۃ ہیں جو شیخ عبدالحق محدث دہلوی کی سند میں گذرے)

یہ حدیث اصطلاح محدثین میں صحیح* ہے جس کی تخریج امام ابوداؤد، امام ترمذی نے سیدنا سفیان بن عیینہ کے واسطے سے کی ہے۔

نیز فرمایا کہ حدیث پاک کے دوسرے جز (ارحموا من فی الارض یر حمکم من فی السماء) کی متابعت** میں مسندامام احمد بن حنبل میں بھی ایک حدیث ہے جس کے الفاظ یہ ہیں: ارحموا ترحموا یعنی تم رحم وکرم کا معاملہ رکھو تم پر بھی رحم کیا جائے گا۔

شیخ ولی اللہ دہلوی فرماتے ہیں: حدیث کے پہلے جملے کے شاہد بھی صحیحین وغیرہ میں کثرت کے ساتھ ملتے ہیں۔میں (سیدآل رسول احمدی) کہتا ہوں:

میں نے اس حدیث کو اپنے سعید بیٹے اور ہدایت یافتہ نبیرہ سید احمد نوری ابوالحسین سے بیان کیا۔ یہ پہلی حدیث ہے جو اس نے مجھ سے سماعت کی۔اللہ تعالیٰ

---

* صحیح لذاتہ وہ حدیث ہے جس کے تمام راوی عادل تام الضبط ہوں اور اس کی سند متصل ہو، شذوذ ونکارت اور جملہ عیوب سے خالی ہو۔

** متابعت نام ہے دو یا چند راویوں کا کسی حدیث کو ایک دوسرے کے موافق ذکر کرنے کا۔ان میں اصل کو متابَع اور دوسری کو متابِع کہتے ہیں۔اصل سے مراد یہ ہے کہ مثلاً کسی محدث نے کوئی حدیث ذکر کی پھر کہا اس کے متابعت فلاں نے کی تو اول متابَع کہلائے گی اور ثانی متابِع کہلائے گی۔

متابعت کی دو قسمیں ہیں۔۱۔تام ۲۔ناقص۔متابعت تام کا مطلب ہے کہ ابتدائے سند ہی سے متابعت ہو۔متابعت ناقص، درمیان سند سے موافقت کو کہتے ہیں۔۱۲ نزہۃ القاری۔

اسے ہر عیب سے محفوظ رکھے اور ہر آرائش سے آراستہ۔ (حضرت خاتم الاکابر قدس سرہٗ مزید فرماتے ہیں): میرے پاس اس حدیث کی ایک تیسری سند بھی ہے جو بہت عالی ہے۔ اس کا سلسلۂ روایت یہ ہے:

۱۔ علما میں سب سے افضل اور پرہیزگاروں میں سب سے زیادہ پاکباز مولانا احمد حسن صوفی مرادآبادی۔ ۲۔ شیخ ناسک احمد بن محمد دمیاطی معروف بہ ابن عبدالغنی۔ آپ سے حضرت صوفی مرادآبادی نے اہل علم کی بھری محفل میں یہ حدیث مبارک سماعت فرمائی۔ ۳۔ شیخ معمر، محمد بن عبدالعزیز۔ آپ نے حضرت دمیاطی کو اپنی ساری مرویات کی اجازتیں بھی مرحمت فرمائیں۔ ۴۔ شیخ معمر ابوالخیر بن عموس رشیدی۔ آپ نے شیخ محمد کو اپنی ساری مرویات کی اجازت ربیع الاول شریف ۱۰۰۲ھ میں عنایت فرمائی۔ ۵۔ شیخ الاسلام، شرف الدین زکریا بن محمد انصاری۔ ۶۔ خاتم الحفاظ شیخ شہاب الدین ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی۔ ۷۔ حافظ الحدیث زین الدین ابوالفضل شیخ عبدالرحیم بن حسین عراقی، الخ۔

فقیر ابوالحسین احمد نوری (اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرمائے) عرض کرتا ہے: اس سند کی بنا پر حافظ الحدیث زین الدین شیخ عراقی اور ہمارے درمیان صرف چھ واسطے ہیں اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی کی سند میں حضرت عراقی اور ہمارے درمیان بارہ راوی ہیں اور حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کی سند میں گیارہ واسطے ہیں۔ (اس لئے یہ تیسری سند سب سے عالی ہے) شاید اس حدیث کی پوری دنیا میں یہ سب سے اعلیٰ سند ہے۔ والحمد للہ رب العٰلمین۔

ابوالحسین مزید کہتا ہے: مجھے اس حدیث کی تحریری اجازت میرے استاذ گرامی فاضل احمد حسن صوفی مرادآبادی نے عطا فرمائی جبکہ میں ان سے خود بھی سماعت کر چکا تھا۔ وہ سند کے اخیر میں تحریر فرماتے ہیں:

امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس حدیث کے سارے

طرق جمع فرمادیئے۔ یہ مسلسل بالاولیۃ حدیثوں میں سب سے زیادہ صحیح ہے۔

علما کی ایک جماعت نے، جس میں حافظ الحدیث شیخ حافظ علی بن حسن بن عساکر بھی شامل ہیں، اس حدیث شریف کو نظم کیا ہے۔ حضرت ابن عساکر کہتے ہیں:

۱. بادر الیٰ الخیر یا ذااللب مغتنما ولاتکن عن قلیل الخیر منحرما

۲. واشکر لمولاك ماولاك من نعم فالشکر یستوجب الافضال والکرما

۳. وارحم بقلبك خلق الله وارعهم فانما یرحم الرحمٰن من رحما

۱. اے دانشمند! خیر کو غنیمت سمجھتے ہوئے اس کی طرف سبقت کر، تھوڑی بھلائی کرنے سے بھی محروم نہ رہ جانا۔

۲. اپنے مولیٰ کی عطا کردہ نعمتوں پر اس کا شکر ادا کرو۔ اس لئے کہ شکر، فضل وکرم کا مستحق بنادیتا ہے۔

۳. مخلوق خدا کا دل سے خیال رکھو اوران سے نرمی سے پیش آؤ۔ اس لئے کہ جو مہربانی کا معاملہ رکھتا ہے، اللہ تعالیٰ بھی اس پر رحم فرماتا ہے۔

حافظ الحدیث شہاب الدین علامہ احمد بن حجر عسقلانی قدس سرہٗ فرماتے ہیں:

۱. ان من یرحم من فی الارض قد جاء نا یرحمه من فی السماء

۲. فارحم الخلق جمیعا انما یرحم الرحمٰن منّا الرُحَماء

۱. ہمارے پاس صحیح حدیثوں کی یہ روایت پہنچی ہے کہ جو زمین والوں پر رحم کرتا ہے، آسمان کا مالک اس پر رحم فرماتا ہے۔

۲. اس لئے تم ساری مخلوق خدا پر رحم کرو (کیونکہ) رحمٰن صرف ہمارے رحم دلوں پر ہی رحم فرماتا ہے۔

حافظ الحدیث علامہ عراقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

۱. ان کنت لا ترحم المسکین ان عدما وللفقیر اذا یشکولك العدما

۲. فکیف ترجومن الرحمٰن رحمته فانما یرحم الرحمٰن من رحما

۱. اگر تم کسی مفلس مسکین پر رحم نہیں کرتے اور فقیر جب تم سے اپنی محتاجی کی شکایت کرتا ہے تو تمہیں اس پر رحم نہیں آتا۔

۲. تو پھر تم رحمٰن سے اس کی رحمت کی امید کیسے رکھتے ہو؟ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ تو صرف رحم کرنے والوں پر رحم فرماتا ہے۔

شیخ رضوان محمد بن عُقَبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

۱. الحب فيك مسلسل بالاول   فاصغُ ولا تسمع كلام العذّل

۲. فارحم عباد الله يا من قدعلا   من يرحم السفلىٰ يرحم العَلِي

۱. تیرے اندر محبت کا تسلسل تو ابتدا سے ہے۔ غور سے سن اور نکتہ چینوں کی باتوں کا دھیان نہ دے۔

۲. سربلندی سے سرفراز انسان، اللہ کے بندوں کے ساتھ شفقت ومہربانی کا معاملہ رکھ (اس لئے کہ) جو کمزوروں پر رحم کرتا ہے، بلندی کا مالک بھی اس پر رحم فرماتا ہے۔

حضرت قاضی زکریا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

من يرحم السفلىٰ يرحم العلي   فارحم جميع الخلق يرحمك الولي

جو کمزوروں پر رحم کرتا ہے، اس پر بلندی کا مالک بھی رحم فرماتا ہے۔ اس لئے تم ساری مخلوق پر رحم کرو، ولی وکارساز بھی تم پر رحم فرمائے گا۔

حضرت شہاب منصوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہتے ہیں:

۱. اخلق بمن يظلم ان يظلما   وبالذى يرحم ان يرحما

۲. من لم يكن يرحم بالقلب من   فى الارض لم يرحم من فى السما

۱. مظلوم اور قابل رحم انسان کے ساتھ اخلاق سے پیش آؤ تاکہ ان پر ظلم نہ ہو بلکہ رحم کا سلوک کیا جائے۔

۲. کیونکہ جو زمین والوں کے ساتھ رحمدلی سے پیش نہیں آتا، آسمان کا مالک بھی اس پر رحم نہیں فرماتا۔

حدیث مسلسل بالاضافۃ*

حدیث مسلسل بالاضافۃ کے بھی دو سلسلۂ روایت ہیں:

ایک تو شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ کا سلسلہ ہے جو تسلسل کے اعتبار سے زیادہ مکمل اور عمدہ ہے۔ ہمارے شیخ محترم (سیدنا شاہ آل رسول احمدی قدس سرہٗ) کی تحریرفرمودہ اس سلسلۂ روایت کی سند یہ ہے:

شیخ عبدالحق محدث دہلوی کی سند

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العٰلمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ محمد و الہ واصحبہ اجمعین۔ اما بعد!

(مرشد گرامی سیدنا شاہ آل رسول احمدی قدس سرہٗ فرماتے ہیں:)

مستند سردار، اپنے زمانے کے ملجا اور پیشوا، میرے عم محترم، شیخ و مرشد سید آل احمد ملقب بہ اچھے صاحب مارہروی قدس اللہ سرہٗ العزیز نے حدیث مسلسل بالاضافۃ کو ان راویان کرام کے واسطے سے بیان فرمایا:

۱۔ متقی سردار، پاکیزہ امام، صاحب کمال و زہد، ممتاز فاضل، عارف باللہ الاحد سید شاہ حمزہ بن سید آل محمد حسینی بلگرامی واسطی۔ ۲۔ سید طفیل محمد اترولوی، ۳۔ مستند پیشوا، ممتاز صاحب فضل و کمال، یگانۂ زماں سید مبارک فخر الدین بلگرامی۔ ۴۔ حضرت مبارک کے استاذ و شیخ یکتائے زماں، یگانۂ عصر شیخ نور الحق بن شیخ عبدالحق محدث

* حدیث مسلسل بالاضافۃ وہ حدیث ہے جس میں آقائے دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے لیکر ہر راوی کا عمل یہ رہا ہو کہ انہوں نے اس حدیث کو بیان کرتے وقت اپنے شاگرد کی کھجور اور پانی سے ضیافت کی اور پھر یہ حدیث ضیافت بیان کی ہو۔ ۱۲۔ ساحل۔

دہلوی۔۵۔ آپ کے والد ماجد، استاذ و شیخ افضل المتاخرین شیخ عبدالحق محدث دہلوی۔۶۔صاحب زہد وعلم شیخ عبدالوہاب بن فتح اللہ بروجی۔۷۔صاحب علم وعمل شیخ محمد بن افلح یمنی۔۸۔حافظ الحدیث علامہ شیخ عبدالرحمٰن بن علی بن دیبع۔۹۔حافظ الحدیث شیخ ابوالعباس احمد بن احمد بن عبداللطیف شرجی۔۱۰۔شیخ شمس الدین محمد ابن جزری۔۱۱۔شیخ امام علامہ محمد بن محمد بن مسعود گاذرونی نے علامہ جزری سے مشعر حرام * کے پاس یہ حدیث روایت فرمائی۔۱۲۔محمد بن مسعود گاذرونی۔۱۳۔ ابوالفضائل شیخ اسمٰعیل بن مظفر بن محمد۔۱۴۔ابوالمفاخر شیخ عمر بن مظفر روزبھان۔۱۵۔شیخ عبداللہ بن محمد بن سابور۔۱۶۔ابومسعود شیخ سلیمٰن بن ابراہیم بن محمد۔۱۷۔ابوالمنصور شیخ عبداللہ بن عیسیٰ مالکی۔۱۸۔ شیخ ابوالحسن صقلی۔۱۹۔ شیخ ابو شیبہ احمد بن ابراہیم مخزومی عطار۔۲۰۔شیخ جعفر بن محمد بن عاصم دمشقی۔۲۱۔شیخ نوفل ابن الہاد۔۲۲۔شیخ عبداللہ بن میمون قداح۔۲۳۔شیخ امام جعفر بن محمد صادق۔۲۴۔شیخ امام محمد بن علی باقر۔۲۵۔ شیخ امام علی بن حسین زین العابدین۔۲۶۔سیدنا امام حسین بن علی۔۲۷۔سیدنا امیر المومنین علی بن ابو طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔۲۸۔سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔حضور نے حضرت مولائے کائنات کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کی پانی اور کھجور پر ضیافت فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا:

"جس نے ایک بندۂ مومن کی ضیافت کی تو گویا اس نے حضرت آدم علیہ السلام کی ضیافت کی اور جس نے دو شخص کی ضیافت کی تو گویا حضرت آدم وحوا علیہما السلام کی ضیافت کا ثواب پایا اور جس نے تین آدمی کی ضیافت کی تو گویا اس نے (سیدنا) جبرئیل، میکائیل اور اسرافیل علیہم السلام کی ضیافت کا ثواب حاصل کیا۔

---

* مشعرِ حرام مزدلفہ میں جبلِ قُزَح کو کہتے ہیں جس پر امام وقوف کرتا ہے۔۱۲ ساحل

حضرت شیخ شمس الدین جزری فرماتے ہیں:

یہ حدیث غریب * ہے۔ ہمیں صرف اسی سند سے اس کی روایت پہنچتی ہے۔

میں (سید شاہ آل رسول احمدی) کہتا ہوں: میں نے اپنے سعید پوتے اور لائق تعریف بیٹے ابوالحسین احمد کی (بے نیاز رب تبارک وتعالیٰ اس کا حامی وناصر ہو) دو سیاہ چیز کھجور اور پانی پر ضیافت کی اور پھر اس حدیث کو بیان کر کے اس کی اجازت عطا کی۔

شاہ عبدالعزیز دہلوی کی سند

فقیر ابوالحسین احمد نوری عرض کرتا ہے: میرے پیشوا، سہارا، دادا اور مرشد، علمائے واصلین میں افضل سیدنا ومولانا سید آل رسول احمدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے حدیث مسلسل بالاضافۃ کی اجازت اس سلسلۂ روایت سے مرحمت فرمائی:

۱۔ شیخ عبدالعزیز محدث دہلوی۔ ۲۔ شیخ ولی اللہ دہلوی۔ ۳۔ شیخ ابوطاہر۔ ۴۔ شیخ محمد بن محمد بن سلیمان مغربی ردانی (نزیل مکہ معظمہ) ۵۔ ابوعثمان سیدی سعید بن ابراہیم جزائری معروف بہ قدورۃ۔ ۶۔ استاذ القراء شیخ سعید بن احمد قرشی۔ ۷۔ منفرد صدر بزم سیدی شیخ احمد حجی وہرانی۔ ۸۔ ساری مخلوق کے شیخ، راہ اسلام کو روشن کرنے والے سیدی ابوسالم ابراہیم تازی بلنسی۔ ۹۔ صاحب علم وولایت، ابوالفتح شیخ محمد بن ابوبکر بن حسین مراغی مدنی۔ آپ نے مدینہ منورہ میں اپنے دولت کدے پر پنجشنبہ کے دن اللہ کے مہینے محرم الحرام ۸۳۱ھ میں کھجور اور پانی پر حضرت ابراہیم تازی کی ضیافت کر کے یہ حدیث بیان فرمائی۔ ۱۰۔ حافظ الحدیث نفیس الدین شیخ سلیمان بن

* غریب وہ حدیث ہے جس کے راوی کسی دور میں یا ہر دور میں صرف ایک ہوں۔ ایسی حدیث کو خبر واحد بھی کہتے ہیں۔ ۱۲ ساحل

ابراہیم علوی یمانی۔آپ نے بہت مشکل سے حضرت مراغی کی قرأت حدیث سماعت فرما کر اجازت مرحمت فرمائی۔۱۱۔آپ کے والد ماجد شیخ ابراہیم علوی یمانی۔۱۲۔فقیہ اسلام شیخ تقی الدین عمر بن علی شعمی۔۱۳۔قاضی فخر الدین طبری۔آپ نے زبید میں اپنے دولت کدے پر یہ حدیث حضرت شعمی سے بیان فرمائی۔۱۴۔آپ کے شیخ امام فخر الدین محمد بن ابراہیم جزری۔۱۵۔آپ کے شیخ حافظ الحدیث ابوالعلا ہمدانی۔۱۶۔شیخ ابوبکر ہبۃ اللہ بن فرج الکاتب معروف بہ ابن ناعت الطویل ہمدانی۔۱۷۔شیخ ابوجعفر محمد بن حسین بن محمد بن ابراہیم صوفی۔۱۸۔شیخ ابوالحسن علی بن حسن واعظ۔۱۹۔ابوشیبہ شیخ احمد بن ابراہیم عطاّر مخزومی نے مقامِ ردان میں یہ حدیث بیان فرمائی۔آپ کے بعد اس سلسلۂ روایت میں بھی وہی رُواۃ ہیں اور وہی متن حدیث ہے جو حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی کی روایت میں مذکور ہے۔البتہ اس روایت میں متن حدیث کے اندر یہ اضافہ بھی موجود ہے:

”اور جس نے چار فرد کی ضیافت کی گویا اس نے توریت، انجیل، زبور اور قرآن حکیم چاروں صحیفے پڑھ لئے اور جس نے پانچ افراد کی ضیافت کی تو گویا اس نے ابتدائے آفرینش سے قیامت تک پانچوں وقت کی نماز باجماعت ادا کی اور جس نے چھ افراد کی ضیافت کی تو گویا اس نے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی نسل کے ساٹھ افراد غلامی کے بندھن سے آزاد کرائے اور جس نے سات افراد کی ضیافت کی اس پر جہنم کے ساتوں دروازے بند رہیں گے اور جس نے آٹھ افراد کی ضیافت کی، اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جائیں گے اور جس نے نو افراد کی ضیافت کی، اللہ تعالی اس کے لئے ان تمام افراد کے شمار سے نیکیاں تحریر فرمائے گا جتنے لوگ ابتدائے خلقت سے قیامت تک اس کے نافرمان رہے اور جس نے دس افراد کی ضیافت کی اللہ تعالیٰ اس کے لئے قیامت تک نماز، روزہ، حج اور عمرہ کرنے والوں کا ثواب لکھ دے گا۔

حدیث مسلسل بالمصافحہ *

فقیر ابوالحسین احمد نوری عرض کرتا ہے: حدیث مسلسل بالمصافحہ کے بھی دو سلسلہ روایت ہیں۔ ہمارے شیخ سید شاہ آل رسول احمدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان دونوں سلسلوں کی سندیں ہمیں تحریر فرما کے عطا کیں جن کی تفصیل یہ ہے:

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی سند

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للّٰہ رب العٰلمین والصلاۃ والسلام علیٰ رسولہ سیدنا محمد و آلہ واصحٰبہ اجمعین۔ اما بعد!

سید سند، مرجع عصر، امام زمانہ، میرے عم محترم، آقا، شیخ اور مرشد سید آل احمد اچھے میاں صاحب مارہروی قدس اللہ سرہ العزیز نے مجھے (سید شاہ آل رسول احمدی کو) حدیث مسلسل بالمصافحہ کی سند ان واسطوں سے مرحمت فرمائی:

۱۔ سید تقی، امام نقی، صاحب کمال زاہد، ممتاز فاضل، عارف باللہ الاحد سید شاہ حمزہ ابن سید آل محمد حسینی بلگرامی واسطی ۔۲۔ سید طفیل محمد اترولوی۔۳۔ سید سند، ممتاز صاحب زہد و کمال، سنت کو زندگی دینے اور بدعت کو مٹانے والے سید مبارک فخر الدین بلگرامی ۔۴۔ صاحب عظمت و کمال، نادرۂ روزگار شیخ، حضرت مبارک کے استاذ و آقا، شیخ نورالحق بن عبدالحق محدث دہلوی ۔۵۔ آپ کے والد ماجد، استاذ و شیخ، دنیا

---

* چونکہ اس حدیث میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مصافحہ فرمانے کا تذکرہ ہے اور اس حدیث کو روایت کرنے ولا ہر راوی اپنی روایت کے وقت شاگرد سے مصافحہ کرتا ہے، اس لئے اسے حدیث مسلسل بالمصافحہ کہتے ہیں۔ ۱۲ ساحل

اور آخرت کا سرمایہ، شیخ عبدالحق محدث دہلوی۔ ۶۔ شیخ صالح، دینی بھائی، عبدالوہاب بن فتح اللہ بروجی۔ ۷۔ صاحب علم وعمل، شیخ و فاضل محمد بن افلح محدث یمنی، ۸۔ آپ کے شیخ، امام محدث علامہ وجیہ الدین عبدالرحمٰن بن علی بن دیبع۔ ۹۔ آپ کے شیخ، زین الدین علامہ ابوالعباس احمد بن احمد بن عبداللطیف محدث شرجی، ۱۰۔ آپ کے شیخ شمس الدین ابوالخیر علامہ محمد بن محمد بن محمد جزری۔ ۱۱۔ شیخ صالح ابوالمحاسن یوسف سرری۔ ۱۲۔ ابوالثنا شیخ محمود بن علی بغدادی۔ ۱۳۔ شیخ یوسف بن حافظ الحدیث ابوالفرج عبدالرحمٰن بن علی جوزی بغدادی۔ ۱۴۔ شیخ ابو ہریرہ۔ ۱۵۔ شیخ ابوالفضل محمد بن ناصر بغدادی۔ ۱۶۔ حافظ الحدیث شیخ ابوالغنائم۔ ۱۷۔ شیخ محمد بن علی علوی۔ ۱۸۔ ابوالفضل شیخ محمد بن جعفر خزاعی۔ ۱۹۔ ابوالعباس امام احمد بن محمد بن سعید مطوعی۔ ۲۰۔ ابوغانم شیخ محمد بن محمد بن زکریا۔ ۲۱۔ شیخ محمد بن کامل۔ ۲۲۔ آپ کے والد ماجد شیخ عطار ۲۳۔ شیخ ثابت بنانی۔ ۲۴۔ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ حضرت انس نے فرمایا:

''میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مصافحہ کیا تو میں نے آپ کے دست اقدس کو خالص ریشم سے بھی زیادہ ملائم اور نرم پایا''

میں (سید شاہ آل رسول احمدی) کہتا ہوں:

میں نے اپنے سرور دل، نور نگاہ سید احمد نوری ابوالحسین (اللہ تعالیٰ اسے ہر مصیبت اور عیب سے اپنی امان میں رکھے) سے مصافحہ کر کے اس حدیث کی روایت کی اور اجازت دی۔ اول و آخر، ظاہر و باطن سب میں ساری تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں۔

سندِ عزیزی

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للّٰہ رب العلمین والصلاۃ والسلام علیٰ رسولہ سیدنا محمد و آلہ واصحٰبہ اجمعین۔ اما بعد!

(سیدنا شاہ آل رسول احمدی قدس سرہٗ فرماتے ہیں:) میرے استاذ گرامی شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مجھ سے حدیث مسلسل بالمصافحہ ان راویان کرام کے واسطے سے بیان فرمائی:

۱۔ شیخ ولی اللہ محدث دہلوی۔۲۔ شیخ ابوطاہر۔۳۔ شیخ علی احمد نخلی۔۴۔ شیخ بابلی۔۵۔ شیخ ابوبکر بن اسمٰعیل۔۶۔ شیخ ابراہیم بن عبدالرحمٰن علقمی۔۷۔ ابوالفضل علامہ جلال الدین عبدالرحمٰن سیوطی۔۸۔ شیخ تقی احمد بن محمد بن شمنی۔۹۔ شیخ ابوطاہر بن الکویک۔۱۰۔ ابواسحٰق شیخ ابراہیم بن علی۔۱۱۔ شیخ ابوعبداللہ خونی۔۱۲۔ ابوالمجد شیخ محمد بن حسین قزوینی۔۱۳۔ شیخ ابوبکر بن ابراہیم شحاذی۔۱۴۔ شیخ ابوالحسن بن ابوزرعہ۔۱۵۔ ابومنصور شیخ عبدالرحمٰن بن عبداللہ بزاری۔۱۶۔ شیخ الملک بن نجید۔۱۷۔ ابوالقاسم شیخ عبدان بن حمید منجی۔۱۸۔ شیخ عمر بن سعید۔۱۹۔ شیخ احمد بن دہقان۔۲۰۔ شیخ خلف بن تمیم۔۲۱۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

حضرت خلف فرماتے ہیں کہ ہم حضرت ابوہُرمُزؒ کے پاس ان کی عیادت کو حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا: ہم سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں آپ کی عیادت کو حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا:

''میں نے دست بدست رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مصافحہ کا شرف حاصل کیا تو میں نے کسی ریشم اور حریر کو بھی نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کف دست سے زیادہ نرم اور ملائم نہ پایا''۔

حضرت ابو ہرمز فرماتے ہیں کہ ہم نے سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کی کہ ہمیں بھی آپ اپنے اس کف دست سے مصافحے کا شرف عطا فرمایئے جن سے آپ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مصافحہ فرمایا ہے۔ پھر ہم سب نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مصافحہ کیا۔ حضرت خلف بن تمیم کہتے ہیں: میں نے حضرت ہرمز سے درخواست کی کہ ہمیں اس دست کرم سے مصافحہ کا

شرف عطا کریں جن سے آپ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مصافحہ فرمایا ہے۔الخ (اسی طرح ہر راوی نے اپنے مروی عنہ سے مصافحہ کا شرف حاصل کیا)

(سیدنا شاہ آل رسول احمدی قدس سرہٗ فرماتے ہیں:) میں نے اپنے نور عین سید ابوالحسین احمد نوری معروف بہ میاں صاحب) اللہ تعالیٰ اسے مزید توفیق اور شرف قبول سے ممتاز فرمائے) سے مصافحہ کر کے اس حدیث مسلسل بالمصافحہ کی اجازت دی۔۔اول و آخر، ظاہر و باطن میں ساری حمد اللہ عز وجل ہی کے لئے ہے۔

چار مصافحے

ہمارے شیخ (سید آل رسول احمدی) رضی اللہ عنہ کی تحریر فرمودہ چار مصافحوں کی سندیں:

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی سند

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للّٰہ رب العٰلمین والصلاۃ والسلام علیٰ رسولہ سیدنا محمد و آلہ واصحٰبہ اجمعین۔ اما بعد!

سید ابوالحسین احمد نوری (اللہ تعالیٰ اسے مزید توفیق وقبولیت سے سرفراز فرمائے) نے مجھ سے مصافحہ جنّیہ، مصافحہ خضریہ، مصافحہ معمریہ اور مصافحہ منامیہ چاروں مصافحے کئے اور ان کی اجازتیں طلب کیں۔اس لئے میں نے انہیں ان مصافحوں کی اجازتیں دیں جن کی سندیں یہ ہیں:

مصافحۂ جنّیہ کی سند

میں (شاہ آل رسول احمدی) نے سید ابوالحسین احمد نوری کو مصافحہ جنیہ کی اجازت ان واسطوں سے دی:

ا۔استاذی مولانا عبدالعزیز محدث دہلوی۔۲۔ان کے والد ماجد شیخ ولی اللہ ۳۔شیخ ابوطاہر۔۴۔آپ کے والد ماجد شیخ ابراہیم کردی۔۵۔شیخ احمد قشاشی۔۶۔شیخ احمد شناوی۔۷۔آپ کے والد ماجد شیخ علی بن عبدالقدوس۔۸۔شیخ عبدالوہاب شعراوی (آپ نے اس مصافحہ کا تذکرہ اپنی کتاب لطائف المنن میں فرمایا)۔۹۔شیخ ابراہیم قیروانی۔۱۰۔شیخ مباوی مکی۔حضرت شیخ مباوی نے ان بعض جنوں سے مصافحہ فرمایا جنہوں نے حضور اکرم، نبی دوعالم، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مصافحہ کا شرف پایا تھا۔

حضرت شعراوی فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اور میرے درمیان اس سند میں صرف تین واسطے ہیں۔

مصافحہ جنیہ کی دوسری بہت عالی سند

ا۔سید شاہ آل رسول احمدی۔۲۔شیخ عبدالعزیز محدث دہلوی۔۳۔آپ کے والد ماجد شاہ ولی اللہ محدث دہلوی۔۴۔سید عبیداللہ بن عیدروس بن شیخ علی عیدروسی۔۵۔سید جعفر صادق بن سید مصطفیٰ عیدروسی۔حضرت عیدروسی فرماتے ہیں: ۱۰۹۸ھ میں ایک دن ایک جن نے مجھ سے مصافحہ کیا جس کا نام غانم تھا۔

اس وقت میں عصر کی نماز پڑھ کر اپنے والد کے ساتھ مسجد میں موجود تھا۔ جب میرے والد ماجد کو یہ خبر ہوئی کہ اس جن نے ان اجنہ میں سے کسی سے مصافحہ کا شرف حاصل کیا ہے جن کا تذکرہ اللہ تعالیٰ نے سورۂ جن میں فرمایا ہے اور جنہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مصافحہ کا شرف بھی حاصل تھا تو میرے والد نے اس جن کو حکم دیا کہ مجھ سے مصافحہ کرے۔ اس جن کی عمر سات سو سال سے زائد تھی۔ و الحمدللہ۔

مصافحۂ خضریہ کی سند

۱۔ سید شاہ آل رسول احمدی۔ ۲۔ آپ کے استاذ گرامی شیخ المحدثین عبدالعزیز دہلوی۔ ۳۔ آپ کے والد ماجد شاہ ولی اللہ محدث دہلوی۔ ۴۔ سید عمر بن بنت الشیخ عبداللہ بن سالم بصری مکی۔ آپ نے شاہ ولی اللہ سے مصافحہ فرمایا اور ان کے ہاتھوں کو مضبوطی سے تھام لیا پھر فرمایا کہ مضبوطی سے ہاتھوں کو تھامنے کا مقصد یہ ہے کہ آپ مجلس نشینی میں تاکید کے ساتھ شریک رہا کریں۔ ۵۔ حضرت بنت شیخ کے جدامجد شیخ عبداللہ۔ ۶۔ شیخ محمد بن محمد بن سلیمٰن۔ ۷۔ ابو عثمٰن شیخ سعید بن ابراہیم جزائری معروف بہ قدورة۔ ۸۔ استاذ القراء شیخ ابوسعید بن احمد قریشی۔ ۹۔ سیدی احمد حجی وہرانی۔ ۱۰۔ سیدی سالم تازی۔ ۱۱۔ شیخ صالح زوادی۔ ۱۲۔ صالح فقیہ، اپنے زمانے کے ممتاز حافظ الحدیث سیدی عبداللہ بن محمد بن موسیٰ عیدروسی ۱۳۔ آپ کے استاذ ابوعبداللہ محمد بن جابر غسانی۔ ۱۴۔ امام ربانی ابوعبداللہ محمد بن علی مراکشی معروف بہ ابن علیوات۔ ۱۵۔ شیخ ابوعبداللہ صدفی۔ ۱۶۔ ذی علم امام ابوالعباس احمد بن البنا۔ ۱۷۔ عارف باللہ شیخ ابوعبداللہ ہزمیری۔ ۱۸۔ سیدنا ابوالعباس خضر علیہ وعلیہم السلام۔ ۱۹۔ سیدنا و مولانا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

مصافحۂ معمریہ کی سند

ا۔ سید شاہ آل رسول احمدی۔۲۔ مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی۔ ۳۔ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی۔۴۔ شیخ ابوطاہر مدنی۔۵۔ شیخ احمد نخلی ۔۶۔ عارف کبیر شیخ تاج الدین ہندی نقشبندی۔۷۔ شیخ عبدالرحمٰن معروف بہ حاجی رمزی۔۸۔ حافظ الحدیث شیخ علی اوبہی۔۹۔ آپ نے شیخ محمود اسفرائینی اور سید امیر علی ہمدانی دونوں حضرات سے مصافحہ کا شرف حاصل کیا۔ ۱۰۔ ان دونوں حضرات نے صحابی رسول سیدنا ابوسعید حبشی صحابی معمر سے مصافحہ کا شرف حاصل کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ مجھے سرکار دوعالم نبی اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے اپنے دست کرم سے مصافحہ کا اعزاز بخشا۔

مصافحۂ منامیہ کی سند

ا۔ سید شاہ آل رسول احمدی۔۲۔ مولانا شاہ عبدالعزیز دہلوی۔۳۔ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی۔۴۔ سید عمر بن بنت شیخ عبداللہ بن سالم۔۵۔ آپ کے جدامجد شیخ عبداللہ بن سالم۔۶۔ شیخ محمد بن محمد بن سلیمان۔ آپ نے فرمایا:

"جس نے مجھ سے مشابکہ * کیا، وہ جنت میں جائے گا"۔

۷۔ ابوعثمان شیخ سعید بن ابراہیم جزائری، معروف بہ قدورہ۔۸۔ شیخ ابوعثمان مُقری۔۹۔ سیدی احمد حجی وہرانی۔۱۰۔ شیخ ابوسالم تازی۔۱۱۔ سیدی شیخ صالح زوادی۔ ۱۲۔ شیخ عزالدین بن جماعہ۔۱۳۔ شیخ محمد شیریں۔۱۴۔ شیخ سعدالدین زعفرانی۔۱۵۔

* انگلیوں کو ایک دوسرے میں داخل کردینے کا نام مشابکہ ہے۔۱۲ ساحل

آپ کے والد ماجد شیخ محمود زعفرانی۔۱۶۔ شیخ ابوبکر سواسی اور شیخ ناصر الدین علی بن ابو بکر ذوالنون ملیطی ۔۱۷۔ شیخ محمد بن اسحاق قونوی۔۱۸۔ سیدنا شیخ اکبر محی الدین ابن عربی۔۱۹۔ سیدنا شیخ احمد بن مسعود شداد مقری موصلی۔۲۰۔ شیخ علی بن محمد حائکی باہری۔۲۱۔ شیخ ابوالحسن علی باغوزائی۔آپ نے فرمایا:

''میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ آپ نے اپنی انگشتان مبارک، میری انگلیوں میں پیوست کر کے ارشاد فرمایا:

''اے علی! مجھ سے مشابکہ کرو۔ اس لئے کہ جس نے مجھ سے مشابکہ کیا، وہ جنت میں داخل ہوگا۔ اسی طرح حضور نے سات مرتبہ فرمایا۔ میری انگلیاں سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی انگشتان مبارک میں پیوست ہی تھیں کہ اسی حالت میں میری نیند کھل گئی۔

شیخ تازی فرماتے ہیں: جو شخص کسی سے حدیث مشابکہ بیان فرمائے، اسے بھی چاہئے کہ یہ جملہ دہرائے: ''شابكنی فمن شابكنی دخل الجنة''

''مجھ سے مشابکہ کرو کیونکہ جو مجھ سے مشابکہ کرے گا، وہ جنت میں داخل ہوگا''۔

سند تسبیح

فقیر ابوالحسین احمد نوری عرض کرتا ہے: (اللہ تعالیٰ اسے معنوی اور صوری نور سے درخشاں رکھے) مارہرہ مطہرہ میں ہمارے اسلاف کرام قدست اسرارہم کے مزارات کے پاس ۲۷/ذی قعدہ ۱۲۷۵ھ بروز چہار شنبہ زوال آفتاب سے پہلے عارف باللہ مولانا حافظ شاہ علی حسین مرادآبادی نے مجھے سند تسبیح کی اجازت مرحمت فرمائی، ساتھ ہی اپنی تسبیح بھی عنایت کی۔ وہ سند تسبیح یہ ہے:

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للّٰہ رب العٰلمین والصلاۃ والسلام علیٰ رسولہ محمد و آلہ واصحٰبہ اجمعین۔ اما بعد!

مجھ (شاہ علی حسین مرادآبادی) سے سید سند ابوالحسین احمد نوری نے (اللہ تعالیٰ انہیں مزید توفیق اور قبولیت سے ممتاز فرمائے آمین!) سند تسبیح کی اجازت طلب کی تو میں نے انہیں ان مشائخ کے توسط سے اس کی اجازت دی:

۱۔ شاہ علی حسین مرادآبادی ۔۲۔ میرے مرشد گرامی اور آقا محمد محمود شاہ۔۳۔ ان کے شیخ و مرشد شاہ غلام حسین۔۴۔ سید محمد حسین۔ آپ نے شاہ غلام حسین کو اجازت بھی دی اور تسبیح بھی۔۵۔ الحاج محمد رفیع الدین۔ آپ نے سید محمد حسین کو اجازت بھی دی اور تسبیح بھی۔۶۔ شیخ مکرم مولانا خیر الدین سورتی۔۷۔ شیخ محمد حیات۔۸۔ شیخ عبداللہ بن سالم۔۹۔ شیخ محمد بن سلیمان۔۱۰۔ شیخ ابوعثمان جزائری۔۱۱۔ شیخ ابوعثمان مقری۔۱۲۔ سید احمد حجی۔۱۳۔ سید ابو سالم تازی۔۱۴ شیخ ابوالفرج مراغی ۔۱۵۔ ابوالعباس شیخ احمد بن روّاد۔ ۱۶۔ قاضی القضاۃ مجدالدین محمود بن یعقوب فیروز آبادی۔۱۷۔ شیخ جمال الدین یوسف۔۱۸۔ شیخ تقی الدین محمد دین علی ۔۱۹۔ حافظ الحدیث مجدالدین۔۲۰۔ شیخ ابو یوسف ابن امام ابوالفرج ابن جوزی۔۲۱۔ امام ابوالفرج ابن جوزی۔۲۲۔ ابوالفضل شیخ محمد بن ناصر۔۲۳۔ آپ کے والد ماجد ابومحمد شیخ عبداللہ بن احمد سمرقندی۔۲۴۔ ابوبکر شیخ محمد بن علی سُلمی۔۲۵۔ ابونصر شیخ عبدالوہاب بن عبداللہ بن عمر ۲۶۔ ابوالحسن شیخ علی بن حسن بن قاسم صوفی۔۲۷۔ شیخ ابوالحسن مالکی۔۲۸۔ ابوالقاسم شیخ جنید بغدادی۔۲۹۔ شیخ سری بن مفلس سقطی۔۳۰۔ شیخ معروف کرخی۔۳۱۔ شیخ بشر حافی۔ ۳۲۔ شیخ عمر مکی۔۳۳۔ اولیائے تابعین کے سردار سیدنا امام حسن بصری۔

حضرت عمر مکی نے فرمایا: میں نے حضرت حسن بصری سے عرض کی کہ آپ اتنے عظیم دینی وقار کے باوجود اعداد تسبیح کے مطابق تسبیحات پڑھتے ہیں تو آپ نے فرمایا: ہاں! میں یہ تسبیحات حضرات صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کے زمانے سے پڑھتا چلا آ رہا ہوں، اس لئے میں اسے چھوڑ نہیں سکتا۔

تیسرا باب

سلاسل طریقت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قادری سلسلے

فقیر ابوالحسین احمد نوری عفی عنہ عرض کرتا ہے: مجھے پاکیزہ، معزز اور بلند سلسلۂ قادریہ میں پانچ طریقوں سے اجازت حاصل ہے:

(۱) سلسلۃ الذہب سلسلۂ قادریہ جدیدہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للّٰہ رب العلمین والصلوٰۃ السلام علیٰ رسولہ سیدنا محمد وآلہ واصحٰبہ اجمعین۔

عبد ضعیف ابوالحسین احمد نوری معروف بہ میاں صاحب عرض کرتا ہے: (اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ مصیبتوں کے دن (قیامت میں) لطف وکرم کا معاملہ فرمائے)

میں نے خوبصورت، معزز، بلند، پاکیزہ، مبارک سلسلۂ قادریہ میں اپنے شیخ و مرشد، جدامجد، آقا و مولیٰ، مستند پیشوا سید آل رسول احمدی کے دست اقدس پر بیعت کی۔ (اللہ تعالیٰ آپ کی قبر اطہر کو سرمدی نور سے روشن رکھے) آپ نے مجھے اس مقدس سلسلے میں بیعت لینے کی اجازت بھی مرحمت فرمائی جو ان مشائخ کے واسطے سے آپ تک پہنچا:

۱۔ سید آل رسول احمدی۔ ۲۔ آپ کے چچا* اور مرشد سید شاہ آل احمد اچھے

* ہمارے شیخ سید آل رسول احمدی قدس سرہٗ کو جس طرح اس سلسلے اور دیگر سلاسل کی اجازت اپنے عم محترم حضور اچھے میاں صاحب قدس سرہٗ سے حاصل ہے، ویسے ہی اپنے والد ماجد، خوب کامل معزز بزرگ ترین پیشوا سید آل برکات ستھرے میاں صاحب مارہروی سے بھی سیدنا شاہ حمزہ سے لے کر اخیر تک کے سارے مشائخ توسط سے حاصل ہے۔ ہر سلسلے میں اس بات کا خیال رکھا جائے۔ ۱۲ سرکارِ نور قدس سرہٗ۔

میاں صاحب مارہروی۔۳۔سید شاہ حمزہ۔۴۔سید شاہ آل محمد۔۵۔سید شاہ برکت اللہ۔۶۔سید شاہ فضل اللہ کالپوی۔۷۔سید شاہ احمد کالپوی۔۸۔سید شاہ محمد کالپوی۔۹۔جمال الاولیا۔۱۰۔شیخ ضیاالدین معروف بہ قاضی جیانیوتنوی۔۱۱۔شیخ محمد معروف بہ شیخ بھکاری۔۱۲۔سید ابراہیم ایرجی۔۱۳۔شیخ بہاء الدین۔۱۴۔سید احمد جیلانی۔۱۵۔سید حسن۔۱۶۔سید موسیٰ۔۱۷۔سید علی۔۱۸۔سید محی الدین ابونصر۔ ۱۹۔سید ابوصالح۔۲۰۔سید عبدلرزاق۔۲۱۔سید السادات، قطب الاقطاب، غوث اعظم سید ابومحمد محی الدین شیخ عبدالقادر حسنی حسینی جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔۲۲۔شیخ ابوسعید مخزومی۔۲۳۔شیخ ابوالحسن علی بن یوسف قرشی ہکاری۔۲۴۔شیخ ابوالفرح طرطوسی۔۲۵۔شیخ عبدالواحد بن شیخ عبدالعزیز تمیمی *۔۲۶ شیخ ابوبکر شبلی۔۲۷۔شیخ جنید بغدادی۔۲۸۔شیخ سری سقطی۔۲۹۔شیخ معروف کرخی۔۳۰۔امام علی رضا۔ ۳۱۔امام موسیٰ کاظم۔۳۲۔امام جعفر صادق۔۳۳۔امام محمد باقر،۳۴۔امام زین العابدین۔۳۵ امام حسین شہید کربلا رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔۳۶۔امیر المومنین،

---

* ہمارے مشائخ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے نزدیک اس سلسلے میں حضرت شیخ عبدالواحد اور شیخ شبلی کے درمیان کسی اور شیخ کا واسطہ نہیں لیکن ہمارے مشائخ کے علاوہ دوسرے حضرات کے نزدیک ایک شیخ کا واسطہ ہے۔ان کے نزدیک ترتیب یوں ہے:۱۔شیخ عبدالواحد،۲۔شیخ عبدالعزیز تمیمی،۳۔شیخ ابوبکر شبلی۔جیسا کہ شاہ ولی اللہ دہلوی کی کتاب "القول الجمیل" میں مذکور ہے۔یہی دوسرا بالواسطہ سلسلۂ روایت ہمارے مشائخ کے یہاں بھی سلسلۂ رزاقیہ میں ملتا ہے۔اس روایتی اختلاف کو اسی بات پر محمول کیا جائے گا کہ شیخ عبدالواحد نے حضرت شبلی سے بلاواسطہ بھی اخذ کیا ہے اور اپنے والد کے توسط سے بھی۔اس لئے کبھی کبھی آپ حذف راوی کے ساتھ بلاواسطہ بھی روایت کردیا کرتے تھے (کیونکہ بلاواسطہ بھی حضرت شبلی سے اجازت تھی ہی) حدیث کے روایت میں تو اکثر و بیشتر ایسا ہوا کرتا ہے (کہ جب راوی کو مروی عنہ سے بلاواسطہ اور بالواسطہ دونوں طریقوں سے جاذت ہوتی ہے تو کبھی بالواسطہ روایت کرتا ہے اور کبھی بلاواسطہ)۔۱۲ احمد رضا عفی عنہ

امام المسلمین علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ۔ ۳۷۔ سید المرسلین، خاتم النبیین احمد مجتبیٰ، محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم وسلم۔

(۲) سلسلۂ قادریہ قدیمہ

سلسلۂ قادریہ (قدیم) کی اجازت مجھے اپنے شیخ وجدّ امجد سید شاہ آل رسول احمدی قدس سرہٗ سے ان مشائخ کے واسطے سے پہنچی:

۱۔ سید شاہ آل رسول احمدی۔ ۲۔ سید شاہ آل احمد۔ ۳۔ سید شاہ حمزہ۔ ۴۔ سید شاہ آل محمد۔ ۵۔ سید شاہ برکت اللہ۔ ۶۔ سید شاہ اویس۔ ۷۔ سید شاہ عبد الجلیل۔ ۸۔ سید میر عبد الواحد بلگرامی۔ ۹۔ مخدوم حسین۔ ۱۰۔ مخدوم صفی۔ ۱۱۔ شیخ سعد بڈھن۔ ۱۲۔ شیخ محمد معروف بہ مینا۔ ۱۳۔ شیخ سارنگ۔ ۱۴۔ سید راجو قتال۔ ۱۵۔ سید مخدوم جہانیاں۔ ۱۶۔ شیخ نور الدین علی بن عبد اللہ طواشی۔ ۱۷۔ شیخ مجذوب صالح بریدی۔ ۱۸۔ شیخ کمال الدین کونی۔ ۱۹۔ شیخ سعد الدین بن فتوح بغدادی۔ ۲۰۔ سیدنا غوث الثقلین سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ ۲۱۔ شیخ احمد اسود دینوری۔ ۲۲۔ شیخ ممشاد دینوری۔ ۲۳۔ شیخ ابوالعباس نہاوندی۔ ۲۴۔ شیخ عبد اللہ خفیف۔ ۲۵۔ خواجہ جنید بغدادی۔ ۲۶۔ خواجہ سری سقطی۔ ۲۷۔ خواجہ معروف کرخی۔ ۲۸۔ خواجہ داؤد طائی۔ ۲۹۔ خواجہ حبیب عجمی۔ ۳۰۔ خواجہ حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔ ۳۱۔ امیر المومنین سیدنا علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ۔ ۳۲۔ سید المرسلین، خاتم النبیین احمد مجتبیٰ، محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

(۳-۴) سلسلۂ قادریہ رزاقیہ

(دو طریقوں سے)

مجھے میرے جد کریم اور مرشد گرامی سید شاہ آلِ رسول احمدی قدس سرہٗ نے اس سلسلے کی اجازت ان مشائخ کے واسطے سے عنایت فرمائی:

پہلا سلسلہ: ۱۔ سید شاہ آل رسول احمدی۔ ۲۔ آپ کے عم محترم سید شاہ آل احمد اچھے میاں۔ ۳۔ حضرت اچھے میاں صاحب کے والد ماجد سید شاہ حمزہ۔ ۴۔ سید اسمٰعیل مسولوی۔ ۵۔ سید عبد الرزاق بانسوی۔

دوسرا سلسلہ: ۱۔ جد کریم سید شاہ آل رسول احمدی۔ ۲۔ آپ کے استاذ مولانا نور الحق جنہیں مولانا نور کہا جاتا ہے۔ ۳۔ مولانا نور کے والد ماجد مولانا انوار الحق معروف بہ مولانا انوار۔ ۴۔ آپ کے والد ماجد مولانا احمد عبد الحق۔ ۵۔ سید عبد الرزاق بانسوی (اب یہ دونوں سلسلے کچھ دور تک متصل ہیں) ۶۔ سید عبد الصمد خدا نما احمد آبادی۔ ۷۔ شیخ ہدایت اللہ خدا نما۔ ۸۔ شیخ حسین خدا نما۔ ۹۔ شیخ امان اللہ امانی۔ ۱۰۔ شیخ ابراہیم بھکری۔ ۱۱۔ شیخ ابراہیم ملتانی۔ ۱۲۔ میران سید بخش فرید بھکری۔ ۱۳۔ شیخ جلال قادری۔ ۱۴۔ سید محمد۔ ۱۵۔ شیخ بہاء الدین۔ ۱۶۔ شیخ ابو العباس۔ ۱۷۔ سید حسن۔ ۱۸۔ شیخ موسیٰ۔ ۱۹۔ سید علی۔ ۲۰۔ سید احمد۔ آپ سید محمد بغدادی کے بھائی ہیں۔ ۲۱۔ سید محمد بن ابو صالح۔ ۲۲۔ سید اجل عبد الرزاق۔ ۲۳۔ آپ کے والد ماجد اقطاب کے سردار، محبوبان بارگاہ صمدیت کے پیشوا سید شیخ محی الدین ابو محمد عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالی عنہ۔ ۲۴۔ شیخ ابو سعید مخزومی۔ ۲۵۔ شیخ ابو الحسن علی ہکاری۔ ۲۶۔ شیخ ابو الفرح طرطوسی۔ ۲۷۔ شیخ عبد الواحد تمیمی۔ ۲۸۔ شیخ عبد العزیز تمیمی۔ ۲۹۔ شیخ ابو بکر شبلی۔ ۳۰۔ سید الطائفہ جنید بغدادی۔ ۳۱۔ شیخ سری سقطی۔ ۳۲۔ شیخ معروف کرخی۔ ۳۳۔ شیخ

داؤد طائی۔ ۳۴۔ شیخ حبیب عجمی۔ ۳۵۔ خواجہ حسن بصری۔ (حضرت معروف کرخی سے بھی دو شاخیں چلیں۔ ایک تو سیدنا حسن بصری سے ہوتی ہوئی مولائے کائنات تک پہنچتی ہے۔ دوسری شاخ سیدنا امام حسین شہید کربلا سے مولائے کائنات شیر خدا علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین تک پہنچتی ہے۔ دوسری شاخ یہ ہے:) ۳۲۔ شیخ معروف کرخی۔ ۳۳۔ سیدنا امام علی رضا۔ ۳۴۔ سیدنا امام موسیٰ کاظم۔ ۳۵۔ سیدنا امام جعفر صادق۔ ۳۶۔ سیدنا امام محمد باقر۔ ۳۷۔ سیدنا امام سجاد علی زین العابدین۔ ۳۸۔ سیدنا امام حسین شہید کربلا رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ ۳۹/۳۶ امیر المومنین، امام المسلمین علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ۔ ۴۰/۳۷۔ سید المرسلین، خاتم النبیین احمد مجتبیٰ، محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم وسلم۔

(۵) سلسلۂ قادریہ منوریہ معمریہ

فقیر ابوالحسین عرض کرتا ہے: مجھے اس سلسلے کی اجازت، عارف باللہ حافظ علی حسین مرادآبادی نے ان مشائخ کے توسط سے عنایت فرمائی:

۱۔ شیخ علی حسین مرادآبادی۔ ۲۔ شیخ محمد محمود شاہ۔ ۳۔ شاہ غلام حسین۔ ۴۔ شیخ مُلّا دریا خان۔ ۵۔ شیخ عبدالکریم۔ ۶۔ شاہ منور۔ ۷۔ شاہ دولہ۔ ۸۔ غوث الثقلین سید ابو محی الدین عبدالقادر جیلانی۔ ۹۔ شیخ ابوسعید مخزومی۔ ۱۰۔ شیخ ابوالحسن علی بن یوسف قریشی ہکاری۔ ۱۱۔ شیخ ابوالفرح طرطوسی۔ ۱۲۔ شیخ عبدالواحد بن عبدالعزیز تمیمی۔ ۱۳۔ شیخ شبلی۔ ۱۴۔ شیخ جنید بغدادی۔ ۱۵۔ امام حسن عسکری۔ ۱۶۔ امام علی نقی۔ ۱۷۔ امام محمد تقی۔ ۱۸۔ امام علی رضا۔ ۱۹۔ امام موسیٰ کاظم۔ ۲۰۔ امام جعفر صادق۔ ۲۱۔ امام محمد باقر۔ ۲۲۔ امام علی سجاد۔ ۲۳۔ امام حسین شہید کربلا۔ ۲۴۔ شیر خدا امام علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔ ۲۵۔ سید المرسلین محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم وسلم۔

فقیر ابوالحسین عرض کرتا ہے (اللہ تعالیٰ دونوں جہان میں اس سے رحمت و غفران کا معاملہ فرمائے): "یہ متصل سلسلہ بہت عالی ہے۔ حضرت شاہ دولہ نے کافی طویل عمر پائی۔ کہتے ہیں کہ پانچ سو سال سے زیادہ آپ باحیات رہے اور سیدنا سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صحبت بابرکت پائی۔ اکابر سلسلہ سے یہ روایت مسلسل چلی آتی ہے۔ اس سلسلے کا لطیف پہلو یہ ہے کہ اس میں دس ائمہ اہل بیت اطہار رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین شامل ہیں۔ مولیٰ تعالیٰ قیامت تک ان کے برکات سے ہمیں نفع یاب رکھے۔ آمین!

چشتی سلسلے

فقیر ابوالحسین عرض کرتا ہے: سلسلہ چشتیہ، قدیم اور جدید دونوں کی اجازتیں مجھے حاصل ہیں:

سلسلۂ چشتیہ قدیمہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمدللّٰہ رب العٰلمین والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ و الہ واصحبہ اجمعین۔ اما بعد!

سب سے کمزور بندہ ابوالحسین احمد نوری معروف بہ میاں صاحب عفی عنہ عرض کرتا ہے کہ مبارک سلسلۂ چشتیہ نظامیہ (قدیم) کی اجازت مجھے میرے جد کریم آقا و مرشد سیدنا آل رسول احمدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ان مشائخ کے توسط سے عطا فرمائی:

۱۔ سید آلِ رسول احمدی۔ ۲۔ آپ کے چچا اور مرشد آل احمد ملقب بہ اچھے

صاحب مارہروی۔۳۔ سید شاہ حمزہ۔۴۔ سید شاہ آل محمد۔۵۔ حضور صاحب البرکات سید شاہ برکت اللہ۔۶۔ سید شاہ اویس۔۷۔ سید شاہ عبدالجلیل۔۸۔ سید میر عبدالواحد بلگرامی۔۹۔ مخدوم شاہ حسین۔۱۰۔ مخدوم شاہ صفی۔۱۱۔ شیخ سعد بڈھن۔۱۲۔ شیخ محمد مینا۔۱۳۔ شیخ سارنگ۔۱۴۔ سید راجو قتال۔۱۵۔ سید جلال بخاری معروف بہ مخدوم جہانیاں۔۱۶۔ سید نصیر الدین محمود چراغ دہلوی۔۱۷۔ سید سلطان نظام الحق والدین محمد بدایونی۔۱۸۔ خواجہ فرید الحق والدین گنج شکر۔۱۹۔ سید قطب الحق والدین بختیار اوشی کاکی۔۲۰۔ ممتاز بزرگ، سلطان ہند، اللہ کے محبوب، وارث نبی خواجہ معین الدین حسن چشتی سنجری اجمیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ ۲۱۔ خواجہ عثمان ہارونی۔۲۲۔ الحاج شریف زندنی۔۲۳۔ سید مودود چشتی۔۲۴۔ آپ کے والد ماجد خواجہ ناصر الدین ابو یوسف بن محمد چشتی (آپ کو یوسف بھی کہا جاتا ہے۔شاید آپ کا نام بھی یوسف ہے اور آپ کے بیٹے کا نام بھی یوسف ہے۔(اسی لئے آپ کو کبھی نام اور کبھی کنیت سے یاد کرتے ہیں)۔اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔اس کے نظائر بہت ہیں۔واللہ تعالیٰ اعلم۔ ۱۲احمد رضا غفرلہ)۔۲۵ آپ کے ماموں خواجہ محمد بن ابواحمد چشتی۔۲۶۔ان کے والد ماجد خواجہ ابواحمد ابدال چشتی۔۲۷۔ خواجہ ابواسحٰق شامی۔ ۲۸۔ خواجہ ممشاد علی دینوری۔۲۹۔ خواجہ ہُبیرہ بصری (آپ کو ابو ہُبیرہ بھی کہتے ہیں ۱۲ احمد رضا غفرلہ)۔۳۰۔ خواجہ حُذیفہ مَرعَشی (مَقعَدٌ کے وزن پر مرعش ہے۔ یہ ملک شام میں انطاکیہ سے قریب ایک شہر ہے (قاموس) صاحب منتخب اللغات کو سَہو ہوا کہ انہوں نے مرعش کو مرغش سمجھا۔۱۲احمد رضا غفرلہ)۔۳۱۔ سلطان ابراہیم بن ادہم بلخی۔۳۲۔ خواجہ فضیل بن عیاض۔۳۳۔ خواجہ عبدالواحد بن زید۔۳۴۔ خواجہ حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔۳۵۔ امیر المومنین، امام المسلمین سیدنا علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ۔۳۶۔ سید المرسلین، خاتم النبیین احمد مجتبیٰ، محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

سلسلۂ چشتیہ جدیدہ

مجھے اس سلسلے کی اجازت ان مشائخ کے واسطے سے حاصل ہے:

۱۔ سیدی وجدّی سید آل رسول احمدی۔ ۲۔ سید شاہ آل احمد۔ ۳۔ سید شاہ حمزہ۔ ۴۔ سید شاہ آل محمد۔ ۵۔ سید شاہ برکت اللہ۔ ۶۔ سید فضل اللہ کالپوی۔ ۷۔ سید احمد کالپوی۔ ۸۔ سید محمد کالپوی۔ ۹۔ جمال الاولیاء۔ ۱۰۔ مخدوم جہانیاں (یہ سید جلال بخاری مخدوم جہانیاں قدس سرہٗ کے علاوہ کوئی دوسرے بزرگ ہیں کیونکہ سید جلال بخاری، حضرت مخدوم نصیر الدین محمود چراغ دہلی قدس سرہ کے بلا واسط خلیفہ ومجاز ہیں جیسا کہ سلسلۂ چشتیہ (قدیم) میں گذرا اور یہ مخدوم جہانیاں بہت بعد کے ہیں۔ آپ میں اور حضرت چراغ دہلی میں چھ مشائخ کا واسطہ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم ۱۲ احمد رضا غفرلہ)۔ ۱۱۔ شیخ بہاء الدین ۱۲۔ شیخ سالار بڈھ۔ ۱۳۔ شیخ بہاء الدین جونپوری۔ ۱۴۔ شیخ محمد عیسیٰ۔ ۱۵۔ شیخ فتح اللہ بدایونی۔ ۱۶۔ شیخ صدر الدین۔ ۱۷۔ شیخ نصیر الدین چراغ دہلوی۔ ۱۸۔ محبوب الٰہی شیخ نظام الدین بدایونی۔ ۱۹۔ شیخ فرید الدین گنج شکر۔ ۲۰۔ قطب دہلی شیخ قطب الدین۔ ۲۱۔ وارث نبی معین الدین حسن اجمیری۔ ۲۲۔ شاہ عثمان ہارونی۔ ۲۳۔ الحاج شریف زندنی۔ ۲۴۔ سید مودود۔ ۲۵۔ ناصر الدین ابو یوسف بن محمد چشتی ۲۶۔ شیخ محمد بن ابواحمد۔ ۲۷۔ شیخ ابواحمد ابدال۔ ۲۸۔ شیخ ابواسحٰق شامی۔ ۲۹۔ خواجہ ممشاد دینوری۔ ۳۰۔ خواجہ ہُبیرہ بصری۔ ۳۱۔ خواجہ حذیفہ مرعشی۔ ۳۲۔ شیخ ابراہیم بن ادہم۔ ۳۳۔ شیخ فضیل بن عیاض۔ ۳۴۔ خواجہ عبدالواحد بن زید۔ ۳۵۔ خواجہ حسن بصری۔ ۳۶۔ امیر المومنین علی مرتضٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔ ۳۷۔ سید المرسلین محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ الیہ وعلیہم وسلم۔

سہروردی سلسلے

ابوالحسین کہتا ہے: اس سلسلے کی بھی دو اجازتیں حاصل ہیں: ا۔ قدیم۔ ۲۔ جدید

سلسلۂ سہروردیہ قدیمہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العٰلمین والصلاۃ والسلام علیٰ رسولہ و الہ واصحبہ اجمعین۔ اما بعد!

کمزورترین بندہ سید ابوالحسین عفی عنہ عرض کرتا ہے: میرے دادا اور مرشد سید آل رسول احمدی نے معزز سلسلۂ سہروردیہ (قدیم) کی اجازت ان مشائخ عظام کے واسطے سے مرحمت فرمائی:

ا۔ سید آل رسول احمدی۔ ۲۔ سید ابوالفضل آل احمد اچھے میاں۔ ۳۔ سید شاہ حمزہ عینی۔ ۴۔ سید شاہ آل محمد۔ ۵۔ حضور صاحب البرکات سید شاہ برکت اللہ۔ ۶۔ سید شاہ اویس۔ ۷۔ سید میر عبدالواحد بلگرامی۔ ۸۔ مخدوم حسین۔ ۹۔ مخدوم صفی۔ ۱۰۔ مخدوم سعد۔ ۱۱۔ شاہ محمد مینا۔ ۱۲۔ شیخ سارنگ۔ ۱۳۔ سید راجو قتال۔ ۱۴۔ سید جلال بخاری۔ ۱۵۔ شیخ رکن الدین۔ ۱۶۔ شیخ صدر الدین۔ ۱۷۔ شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی۔ ۱۸۔ شیخ الشیوخ، امام الفریقین شہاب الحق والدین خواجہ عمر سہروردی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ ۱۹۔ آپ کے چچا شیخ ضیاء الدین ابوالنجیب عبدالقاہر سہروردی۔ ۲۰۔ شیخ وجیہ الدین ابوحفص عمر۔ ۲۱۔ خواجہ محمد معروف بہ عمویہ۔ ۲۲۔ خواجہ ابواحمد اسود دینوری۔ ۲۳۔ خواجہ ممشاد علو دینوری۔ ۲۴۔ سید الطائفہ جنید بغدادی۔ ۲۵۔ شیخ سری سقطی۔

۲۶۔ خواجہ معروف کرخی۔ ۲۷۔ خواجہ داؤد طائی۔ ۲۸۔ شیخ حبیب عجمی۔ ۲۹۔ خواجہ حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔ ۳۰۔ امیر المومنین علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم۔ ۳۱۔ سید المرسلین، خاتم النبیین احمد مجتبیٰ، محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم وسلم۔

سلسلۂ سہروردیہ جدیدہ

ہمارے شیخ مکرم، جد امجد قدس سرہٗ نے اس سلسلے کی متعدد بار مجھے اجازت مرحمت فرمائی۔ اس کی سند یہ ہے:

۱۔ سید آل رسول احمدی۔ ۲۔ سید آل احمد اچھے میاں۔ ۳۔ سید شاہ حمزہ۔ ۴۔ سید شاہ آل محمد۔ ۵۔ سید شاہ برکت اللہ۔ ۶۔ سید فضل اللہ کالپوی۔ ۷۔ سید احمد کالپوی۔ ۸۔ سید محمد کالپوی۔ ۹۔ جمال الاولیاء۔ ۱۰۔ شیخ قیام الدین۔ ۱۱۔ شیخ قطب الدین۔ ۱۲۔ شیخ ادھن جونپوری۔ ۱۳۔ شیخ بہاء الدین۔ ۱۴۔ شیخ علاء الدین۔ ۱۵۔ سید راجو قتال۔ حضرت راجو قتال قدس سرہٗ کے بعد سیدنا سید المرسلین محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم وسلم تک وہی مشائخ ہیں جو سلسلۂ سہروردیہ (قدیم) میں ذکر ہوئے۔

نقشبندی سلسلے

(سیدنا سید ابوالحسین احمد نوری قدس سرہٗ فرماتے ہیں:) اس سلسلے کے بھی دو طریق ہیں۔ ۱۔ علویہ۔ ۲۔ صدیقیہ

سلسلۂ نقشبندیہ علویہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العلمین و الصلاۃ و السلام علیٰ رسولہ و الہ

واصحبہ اجمعین۔ اما بعد!

کمزور ترین بندہ سید ابوالحسین عرض کرتا ہے (دونوں جہان میں اس سے عفوودرگذر کا معاملہ فرمایا جائے): سلسلۂ کریمہ، نقشبندیہ علویہ کی اجازت مجھے میرے جدومرشد سید آلِ رسول احمدی قدس سرہٗ نے ان مشائخ کے واسطے سے عنایت فرمائی:

۱۔ سید آلِ رسول احمدی ۔۲۔امام اجل شمس الدین سید آل احمد اچھے میاں ۔۳۔آپ کے والد ماجد سلطان العاشقین سید شاہ حمزہ ۔۴۔سید شاہ آل محمد ۔۵۔ صاحب البرکات سید شاہ برکت اللہ ۔۶ ۔ سید فضل اللہ ۔ ۷۔ سید احمد ۔۸۔سید محمد کالپوی ۔۹۔ ممتاز ترین بزرگ، معزز پیشوا سید ابوالعلا اکبرآبادی معروف بہ سیدنا۔ ۱۰۔ سید عبداللہ ۔۱۱۔ سید محمد یحییٰ ۔۱۲۔ خواجہ محمد عبدالحق ۔۱۳۔ خواجہ عبید اللہ احرار۔ ۱۴۔خواجہ یعقوب چرخی ۔۱۵۔ برہان الاصفیا، خواجہ بہاء الحق والملّۃ والشریعۃ والدین سیدنا نقشبند رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۔۱۶۔ امیر کُلال ۔۱۷۔ بابا محمد سماسی ۔ ۱۸۔ خواجہ علی رامیتنی ۔۱۹۔ خواجہ محمود ابوالخیر فغنوی ۔۲۰۔ خواجہ عارف ریوگری ۔۲۱۔ خواجہ عبدالخالق غجدوانی ۔۲۲۔ خواجہ یوسف ہمدانی ۔۲۳۔ شیخ ابوعلی طوسی فارمدی ۔۲۴۔ شیخ ابوالقاسم گرگانی ۔۲۵۔ خواجہ ابوالحسن خرقانی ۔۲۶۔ خواجہ ابویزید بسطامی ۔ ۲۷۔ بزرگ امام جعفر صادق ۔ ۲۸۔ آپ کے والد ماجد امام محمد باقر ۔۲۹۔ امام علی زین العابدین ۔۳۰۔ آپ کے والد ماجد رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چھوٹے نواسے امام حسین شہید کربلا ۔۳۱۔ امیر المومنین علی مرتضیٰ حیدر کرّم اللہ تعالیٰ وجہہ الانور ۔۳۲۔ سید المرسلین، خاتم النبیین محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم وسلم۔

سلسلۂ نقشبندیہ صدیقیہ

اس سلسلے کی بھی مجھے اپنے جد امجد سے اجازت حاصل ہے۔ سیدنا امام جعفر

صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک اس میں بھی وہی مشائخ ہیں جو سلسلۂ نقشبندیہ علویہ میں گذرے۔ آپ کے بعد کی سند یہ ہے:

۲۸۔ امام قاسم بن محمد بن ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ ۲۹۔ صحابی جلیل سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ ۳۰۔ اولیائے اولین و آخرین میں سب سے افضل، کامل بزرگوں میں یقینی طور سے ممتاز، انبیائے کرام، رسولان عظام علیہم السلام کے بعد انسانوں میں سب سے بہتر، سیدنا عبداللہ بن عثمان عتیق ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ ۳۱۔ نبی اکرم، رسول دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم وسلم۔

سلسلۂ بدیعیہ

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للّٰہ رب العٰلمین والصلاۃ والسلام علیٰ رسولہ و الہ واصحٰبہ اجمعین۔ اما بعد!

فقیر ابوالحسین عفی عنہ عرض کرتا ہے: میرے جد امجد اور مرشد گرامی سید آل رسول احمدی قدس سرہٗ نے سلسلۂ بدیعیہ مداریہ کی اجازت ان بزرگوں کے وسیلے سے عطا کی:

۱۔ حضرت سید آل رسول احمدی۔ ۲۔ حضرت اچھے صاحب۔ ۳۔ سید شاہ حمزہ۔ ۴۔ سید شاہ آل محمد۔ ۵۔ حضور صاحب البرکات سید شاہ برکت اللہ۔ ۶۔ سید فضل اللہ۔ ۷۔ سید احمد۔ ۸۔ سید محمد کالپوی۔ ۹۔ جمال الاولیا۔ ۱۰۔ شیخ قیام الدین۔ ۱۱۔ شیخ قطب الدین۔ ۱۲۔ سید جلال عبدالقادر۔ ۱۳۔ سید مبارک۔ ۱۴۔ سید اجمل۔ ۱۵۔ بزرگ ترین عارف، مکمل ترین ''کامل'' مولانا بدیع الحق والدین مدار مکن پوری۔ ۱۶۔ شیخ عبداللہ شامی۔ ۱۷۔ شیخ عبدالاول۔ ۱۸۔ شیخ امین الدین۔ ۱۹۔ امیر المومنین سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔ ۲۰۔ سید المرسلین محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم وسلم۔

سلسلہ علویہ منامیہ

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

الحمدللّٰہ رب العٰلمین والصلاۃ والسلام علیٰ محمد و اٰلہ واصحٰبہ اجمعین۔ اما بعد!

اپنے رب کا ضعیف بندہ سید ابوالحسین عرض کرتا ہے (خدا کرے اس کے ساتھ دونوں جہان میں عفو وکرم کا معاملہ ہو): میرے جد امجد اور مرشد گرامی سیدنا آل رسول احمدی (اللہ تعالیٰ آپ کی قبر اطہر کو اپنے سرمدی نور سے درخشاں رکھے) نے مجھے سلسلۂ علویہ منامیہ کی اجازت ان مشائخ کے توسط سے مرحمت فرمائی:

۱۔ سید شاہ آل رسول احمدی۔ ۲۔ آپ کے استاذ گرامی شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی۔ ۳۔ امیر المومنین، مولیٰ المسلمین علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالی وجہہ۔ ۴۔ سید المرسلین خاتم النبیین محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

ابوالحسین عرض کرتا ہے: حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی ایک شب خواب میں امیر المومنین علی کرم اللہ تعالی وجہہ کی زیارت سے مشرف ہوئے اور آپ سے بیعت لینے کے خواستگار ہوئے۔ سیدنا امیر المومنین نے اپنے دست مبارک کو پھیلایا اور فاضل ممدوح سے بیعت لی۔

اس خواب کو خود شاہ صاحب نے اپنی بعض تحریروں میں تفصیلاً بیان فرمایا ہے۔ جب یہ روایت بعض رافضیوں کو پہنچی (اللہ تعالیٰ انہیں رسوا کرے) تو انہوں نے اپنی عادت کے مطابق اس پر بے ہودہ اعتراضات کئے۔ محدث ممدوح نے ایک مستقل رسالے میں اس کا جواب تحریر فرمایا جو شرح الرویا کے نام سے معروف ہے۔

اس طور سے یہ سلسلہ سند النبیین، سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وعلیہم اجمعین تک

متصلاً پہنچتا ہے والحمد للہ رب العٰلمین۔

یہ چند سلسلے ہیں جو سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک متصلاً پہنچتے ہیں۔ اول وآخر، ظاہر وباطن ہر طور سے ساری تعریفیں اللہ عزّ وجل کے لیے ہیں۔ یہ آخری تحریر ہوگی جسے ہم اس رسالے میں پیش کرنا چاہتے تھے۔ عزت وجلال والے اللہ کے لئے ساری حمد اور نبوت ورسالت والے آقا پر اور ان کے فضیلت وشرافت والے آل واصحاب پر درود وسلام ہو۔ وآخر دعوانا ان الحمدللّٰہ رب العٰلمین۔

اس رسالہ کی تکمیل ۴/ذوالحجہ ۱۳۰۷ھ کو ہوئی۔

العبد الضعیف۔ ابوالحسین احمد نوری

اللہ تعالیٰ اسے معنوی اور صوری نور سے منور فرمائے آمین والحمد للّٰہ رب العٰلمین۔

حضرت مصنف علّام (اللہ تعالیٰ انہیں ہمیشہ سلامت رکھے) کے حکم سے اپنے جلیل مولیٰ کا ذلیل بندہ، اس آستانۂ عالیہ اور بلند رتبہ در کا ادنیٰ غلام، عبدالمصطفیٰ احمد رضا محمدی سنّی حنفی قادری برکاتی بریلوی اس مبارک رسالہ کی نقل وتبییض سے ۱۰/ذی الحجہ ۱۳۰۷ھ کو فارغ ہوا۔ بزرگی اور جلال والا اللہ اپنے اس بندے کا حشر اس کے مشائخ کرام (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) کے خدّام کے زمرے میں فرمائے۔ ابتدا اور انتہا میں ساری حمد، اللہ عزوجل کے لئے ہے اور سب سے معزز محمد رسول اللہ اور آپ کے ذیشان آل واصحاب پر درود وسلام۔ آمین والحمد للّٰہ رب العٰلمین۔

سلطان شیر شاہ سوری پبلی کیشنز، شہسرام

کے زیرِ اہتمام عنقریب منظرِ عام پر آنے والی کتابیں

☆ **عرفانِ عرب:** مصنف: علامہ ساحل شہسرامی [علیگ]

عربی ادب کی تاریخ پر اردو زبان میں متعدد کتابیں موجود ہیں۔ بعض کتابیں ترجمہ ہوئیں جیسے احمد حسن زیات کی تاریخ الادب العربی اور شوقی ضیف کی کتابوں کے اردو تراجم سامنے آئے۔ پروفیسر عبدالحلیم ندوی کی تاریخ ادب عربی کئی جلدوں میں موجود ہے لیکن عرفانِ عرب کے مصنف نے صرف ایک جلد میں اختصار کے ساتھ وہ سارے ذیلی مباحث سمیٹ دئے ہیں جن کی عربی ادب کی تاریخ کے ایک طالب علم کو ضرورت ہو سکتی ہے۔ زمانۂ جاہلیت سے لے کر دورِ جدید تک عربی ادب کا عہد بہ عہد جائزہ، ہر عہد کی نثری اور نظمی خصوصیات کی نشاندہی، ہر دور کے نمائندہ رجال ادب عرب کا اجمالی تعارف اس کتاب میں موجود ہے۔ مصنف نے عہد جدید کے نمائندہ رجال عرب و عجم کے تعارف پر خصوصی توجہ کی ہے۔ ساتھ ہی ایم اے عربی کے نصاب میں شامل شنفریٰ، تابط شرا، امرؤ القیس کندی، عدی بن زید، بشر بن ابی خازم اسدی، زہیر بن ابی سلمیٰ، ربیعہ بن مقروم، متمم بن نویرہ، ابونواس، ابو العتاہیہ، ابو تمام، بحتری، ابن المعتز، متنبی، ابوفراس حمدانی، ابوالعلاء معری، محمود سامی بارودی، اسماعیل صبری، حافظ ابراہیم، احمد شوقی، معروف رصافی، خلیل مطران، ایلیا ابوماضی کی ۲۳؍ عربی نظموں کے متن کے ساتھ تشریحی ترجمے، ابتدا میں شاعر کا خصوصی تعارف، نظم کا تاریخی پس منظر اور اس کی خصوصیات بھی درج ہیں۔ اس طور سے ''عرفانِ عرب'' عربی ادب کی تاریخ پر لکھی جانے والی اردو کتابوں میں بالکل منفرد ہے۔ مصنف کے رواں اسلوب اور انوکھی بُنت نے اس کو جامعیت کے ساتھ دلکشی بھی دیدی ہے۔

عمدہ کاغذ، جاذبِ نگاہ گیٹ اپ۔ صفحات: ۵۶۸۔ قیمت ۲۵۰؍ روپے

☆ **متنبی۔ ایک خصوصی مطالعہ:** مصنف: علامہ ساحل شہسرامی [علیگ]

عربی شعرا کی صف میں متنبی اپنی شہرت کے لحاظ سے بے مثل رہا ہے۔ ایک ہزار سال کا عرصہ بیت چکا ہے لیکن اس کی فنی شہرت کا آوازہ جوں کا توں برقرار ہے۔ عربی زبان

میں تو متنبّی کے شعر وادب کے تعارف پر خاصا لٹریچر موجود ہے لیکن اردو زبان بھی اس کے تذکرے سے خالی نہیں۔ جلیل الرحمٰن اعظمی، ڈاکٹر مسعود انور علوی، ڈاکٹر غلام یحییٰ انجم کی قلمی کاوشیں منظر عام پر آ چکی ہیں۔ ڈاکٹر ر، بلاشیر کی معروف کتاب کا ترجمہ پروفیسر مختار الدین احمد کے قلم سے منظر عام پر آیا: متنبّی عربوں اور مستشرقین کی نظر میں۔ متنبّی- ایک خصوصی مطالعہ کے مصنف نے اختصار کے ساتھ ان طلبہ کی علمی معاونت کی غرض سے یہ کتاب تحریر کی ہے جو متنبّی کو خصوصی مطالعہ کی حیثیت سے ایم اے عربی کے سال اخیر میں منتخب کرتے ہیں۔ اسی لئے اس کتاب میں علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ کے ایم اے عربی میں شامل گیارہ نصابی قصائد کا تشریحی ترجمہ مع متن بھی شامل ہے۔ ہر نظم کے ترجمے کے آغاز میں اس کا تاریخی پس منظر بھی بیان کر دیا گیا ہے۔ مجموعی طور سے یہ کتاب ان طلبہ اور ارباب ذوق کے لئے یکساں طور سے مفید ہے جو متنبّی کے فکر وفن کے مطالعہ سے دلچسپی رکھتے ہیں۔ کتاب کے چند ذیلی عنوانات یہ ہیں ☆ متنبّی ایک جمالیاتی حکیم شاعر ☆ اخلاق وکردار ☆ متنبّی کے مذہبی رجحانات ☆ متنبّی کی فنی شہرت ☆ شعری محاسن ☆ متنبّی کا آہنگ شاعرانہ ☆ تعبیر کی ندرت اور مضمون آفرینی ☆ امثال وحکم ☆ متنبّی کی شعری جمالیات ☆ متنبّی کے فنی معائب ☆ فارسی ادب پر متنبّی کے اثرات ☆ متنبّی دیار مغرب میں ☆ دیوان متنبّی- شروح وتراجم۔

عمدہ کاغذ۔ بہترین طباعت، دلکش ٹائٹل۔ صفحات: ۱۸۴۔ قیمت: ۱۰۰؍ روپے

☆ **دائرۂ قادریہ۔ بلگرام شریف:** مصنف: علامہ ساحل شہسرامی [علیگ]

بلگرام شریف آٹھ سو سال سے زیدی سادات کی جلوہ گاہ ہے، جس کی خاک سے سینکڑوں نامورانِ فن اور صدر نشینانِ روحانیت پیدا ہوتے رہے۔ ان میں صاحب العرفان ،کاشف الحقیقت حضرت علامہ سید شاہ محمد قادری قدس سرہٗ بانی دائرۂ قادریہ، علم اور روحانیت کی ایک ممتاز شناخت رکھتے ہیں۔ آپ ہی کے پوتے ہیں مشہور ہندوستانی ادیب، محدث اور لغوی حضرت سید مرتضٰی زبیدی بلگرامی صاحب تاج العروس۔ یہ کتاب اسی دائرۂ قادریہ کے بانی سید محمد قادری قدس سرہٗ اور اس خانقاہ سے متعلق سجادہ نشینان اور اکابر خاندان کا تعارف کراتی ہے۔ اس ذیل میں کثیر اکابرین بلگرام کا تذکرہ آ گیا ہے۔ خاص تعارف ان چھ بزرگوں کا پیش کیا گیا ہے:

۱- فاتح بلگرام سید محمد چشتی صاحب الدعوۃ الصغریٰ۔ ۲۔ سید شاہ محمد اجمل۔ ۳۔ سید محمد قادری۔ ۴۔ سید لطف اللہ قادری چشتی عرف شاہ لدھا۔ ۵۔ سید زین العابدین

واسطی۔ ۶۔ سید اویس مصطفیٰ مدظلہ۔ اخیر میں میر عبدالجلیل نامی بلگرامی کی مثنوی امواج الخیال اور علامہ میر غلام علی آزاد بلگرامی کی مثنوی معراج الکمال تکملہ مثنوی امواج الخیال اردو ترجمے کے ساتھ درج ہے۔

مصنف نے اس کتاب کی تصنیف میں مولانا آزاد لائبریری میں موجود کثیر بلگرامی مخطوطات سے استفادہ کیا ہے اور بہت سی روایات، واقعات اور عبارات پہلی بار منظر عام پر آ رہی ہیں۔ انہیں میں علامہ آزاد کی مثنوی معراج الکمال بھی ہے جو مخطوطہ کی شکل میں آزاد لائبریری علی گڑھ میں موجود ہے۔ اس طور سے رطب و یابس سے پاک، اختصار اور جامعیت کے ساتھ اس کتاب کے مضامین کو دستاویزی حیثیت حاصل ہے۔ ساتھ میں بلگرام شریف کے تاریخی مقامات مساجد اور بزرگوں کے مزارات طیبات کی رنگین تصاویر بھی شامل ہیں۔

طباعت دیدہ زیب، گیٹ اپ دلکش، صفحات: ۳۶۰۔ قیمت: ۱۵۰؍روپے

☆ ملک العلما: مصنف: علامہ ساحل شہسرامی [علیگ]

امام اہل سنت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری برکاتی قدس سرہٗ کے ممتاز اور نامور شاگرد اور خلیفہ ملک العلما علامہ شاہ ظفر الدین قادری رضوی علیہ الرحمہ ستر ۷۰ سے زائد کتابوں کے مصنف اور جملہ مروجہ علوم معقولات و منقولات کے علاوہ علم جفر، علم تکسیر، علم ہیئت و توقیت اور علم فلکیات میں ماہر تھے۔ ان تمام علوم میں آپ کی تصانیف بھی موجود ہیں۔ آپ ہی کے فکر و فن کے تعارف میں علامہ ساحل شہسرامی نے متعدد وقیع مقالات سپرد قلم کئے جو ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا کراچی سے ۲۰۰۶ء میں کتابی صورت میں شائع ہوئے اور ۲۰۰۹ء میں جہان ملک العلما میں مختلف ابواب کے تحت ان کی اشاعت عمل میں آئی۔ ارباب ذوق اور حضرت ملک العلما کے نیازمندوں کے اصرار پر ''ملک العلما'' کے کراچی ایڈیشن سلطان شیر شاہ سوری پبلی کیشنز، شہسرام شائع کرنے جا رہا ہے۔

۱۔ ملک العلما۔ ایک جامع کمالات شخصیت۔ ۲۔ ملک العلما اور مارہرہ مطہرہ۔ ۳۔ ملک العلما اور علمائے شہسرام۔ ۴۔ ملک العلما کے چند احباب۔ ۵۔ علم توقیت میں ملک العلما کے ایک شاگرد علامہ حافظ عبد الرؤف بلیاوی۔ ۶۔ ملک العلما اور ان کے فتاویٰ۔ ۷۔ ملک العلما کی ایک تصنیف: اسلامی نظریۂ موت۔ ۸۔ ملک العلما کے صاحبزادے پروفیسر مختار الدین احمد۔ ایک باذوق ادیب۔ ۹۔ لاؤڈ اسپیکر سے متعلق ملک العلما کا فتویٰ، جیسے عناوین پر علامہ ساحل شہسرامی کے مقالات اس کتاب میں شامل ہیں۔

عمدہ طباعت، دلکش سرورق، صفحات: ۳۶۰۔ قیمت: ۱۵۰؍روپے